WED.24.April.2024
VOLUME:19 NO: 106
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 24/اپریل 2024
جلد:19 شمار 106
14/شوال المکرم 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مہاراشٹر میں دوسرے مرحلہ میں آٹھ لوک سبھا حلقوں میں آج انتخابی مہم کا اختتام

ممبئی 23، اپریل (ایجنسیز) مہاراشٹر کے آٹھ لوک سبھا حلقوں میں دوسرے مرحلے میں 26 اپریل کو پولنگ ہوگی۔ بی جے پی والی این ڈی اے اور غیر منقسم شیوسینا نے 2019 میں ان 8 میں سے 7 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ بی جے پی نے اکولا، وردھا اور ناندیڑ پر کامیابی حاصل کی، جب کہ اس کی اتحادی پارٹنر شیوسینا نے بلڈانہ، ایوت محل-واشیم، ہنگولی اور پربھنی سے کامیابی حاصل کی۔ نونیت کور، جو اب بی جے پی میں شامل ہو چکی ہیں، 2019 میں امراوتی سے آزاد حیثیت سے جیتی تھیں۔ پہلے مرحلے میں اپریل کو پہلے مرحلے میں رام ٹیک، ناگپور، بھنڈارا-گونڈیا، گڈ چرولی-چیمور، اور چندر پور میں انتخابات ہوئے۔ دوسرے مرحلے میں بلڈھانہ، اکولہ، امراوتی، وردھا، یاوتمال - واشیم، ہنگولی، ناندیڑ اور پربھنی میں ووٹنگ ہوگی۔ مہاراشٹر کے لوک سبھا انتخابات 2024 این ڈی اے انڈیا میں سخت مقابلہ آرائی ہوگی۔ دوسرے مرحلے میں سب کی نظریں ناندیڑ اور امراوتی پر ٹکی ہیں۔ ناندیڑ لوک سبھا حلقہ روایتی طور پر کانگریس کا گڑھ رہا ہے، لیکن تجربہ کار لیڈر اشوک چوان، جو اس سیٹ کی دو بار نمائندگی کر چکے ہیں، کے بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد، زعفرانی پارٹی اس سیٹ کو برقرار رکھنے کے لیے بہتر پوزیشن میں نظر آتی ہے۔ بی جے پی نے موجودہ ایم پی پرتاپ پاٹل چکھلیکر کو انڈیا بلاک کے وسنت چوان کے خلاف میدان میں اتارا ہے۔ پرکاش امبیڈکر کی زیر قیادت ونچیت بہوجن اگھاڈی (وی بی اے) بھی میدان میں ہے کیونکہ اس نے اس بار اویناش بھوسیکر کو میدان میں اتارا ہے-ایسا اقدام جس سے بھگوا پارٹی کو بی جے پی مخالف ووٹوں کی تقسیم میں مدد مل سکتی ہے۔ مراٹھواڑہ علاقے میں واقع ناندیڑ ایک طویل عرصے سے کانگریس کا مضبوط قلعہ رہا ہے۔ ضلع نے دو وزیر اعلیٰ دیئے ہیں ان میں آنجہانی شنکر راؤ چوان، جو 1975 سے 1977 تک اور 1986 سے 1988 تک دو مرتبہ اس عہدہ پر فائز رہے، اور پھر ان کے بیٹے اشوک چوہان، جو 2008 سے 2009 اور پھر دو مرتبہ اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے۔ 2009 سے 2010 تک۔ تاہم، اشوک چوان نے اس سال فروری میں اپنی سیاسی پیش قدمی کی کیونکہ انہوں نے پرانی پارٹی چھوڑ کر حکمراں بی جے پی میں شمولیت اختیار کی۔ وہ اسی مہینے کے آخر میں بھگوا پارٹی کے امیدوار کے طور پر راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے تھے۔ چوان نے دو بار ناندیڑ لوک سبھا سیٹ کی نمائندگی کی - 1987 اور 2014 میں۔ ناندیڑ ان دو سیٹوں میں سے ایک تھی جو کانگریس نے 2014 میں مہاراشٹر میں جیتی تھی، دوسری ہنگولی تھی۔ 2019 میں، تاہم، چکھلیکر (بی جے پی) نے ناندیڑ سیٹ سے چوہان (کانگریس) کو 40 ہزار سے زیادہ ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ وی بی اے کے یشپال بھینگے نے 1.66 لاکھ ووٹ حاصل کیے، جس کا خیال ہے کہ کانگریس کے امکانات پر اثر پڑا ہے۔ تاہم، اس بار، ناندیڑ میں مقیم تجربہ کار صحافی سنجیو کلکرنی کا خیال ہے کہ وی بی اے بی جے پی کے حساب کتاب کو خراب کر سکتا ہے۔ کلکرنی نے کہا: "وی بی اے امیدوار کا تعلق او بی سی کمیونٹی سے ہے۔ ناندیڑ میں او بی سی ووٹروں نے روایتی طور پر بی جے پی کی حمایت کی ہے، لیکن اس بار ووٹ تقسیم ہو سکتے ہیں۔" امراوتی میں نونیت رانا نے 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں شیوسینا کے امیدوار اور سابق مرکزی وزیر آنند راؤ اڈسول کو شکست دی تھی۔ رانا بی جے پی امیدوار ہیں اور سخت محنت کر رہی ہیں، انہوں نے ایک بیان میں پارٹی ورکرز سے کہا ہے کہ "وہ گھر گھر جاکر ووٹ مانگیں، کیونکہ مودی کی لہر دعر دور تک نظر نہیں آرہی ہے۔

وزیر اعظم مودی کا مسلمانوں پر تبصرہ
وزیر اعلیٰ وجین نے الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر اٹھائے سوال

تروانت پورم: کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنرائی وجین نے منگل کو کہا کہ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ الیکشن کمیشن (ای سی) مسلمانوں کے خلاف وزیر اعظم نریندر کے بیان کے تعلق سے غیر جانب دار طریقہ سے کام نہیں کر رہا ہے۔ وجین نے دلیل دی کہ ایسی صورت حال میں الیکشن کمیشن کو فوری کارروائی کرنی چاہئے تھی لیکن وہ اس معاملہ پر اب تک خاموش ہے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا، "یہ افسوس کی بات ہے کہ الیکشن کمیشن کو یہ ظاہر کرنا چاہئے تھا کہ وہ غیر جانبدار ہے۔ اس پر فوری کارروائی ہونی چاہئے تھی۔ وجین نے کہا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے سپریم کورٹ کے سامنے اٹھانا ہوگا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم کے ایسے بیانوں سے ملک میں بی جے پی مخالف جذبات مضبوط ہو رہے ہیں اور بی جے پی مزید الگ تھلگ پڑ جائے گی۔ مودی نے اتوار کو راجستھان کے بانسواڑہ میں ایک انتخابی ریلی کے دوران کہا تھا کہ اگر کانگریس اقتدار میں آئی تو وہ لوگوں کی دولت مسلمانوں میں تقسیم کر دے گی۔ وزیر اعظم مودی نے راجستھان کے بانسواڑہ میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ کانگریس نے لوگوں کی محنت سے کمائی اور دولت 'دراندازوں' اور 'جن کے زیادہ بچے' ہیں انہیں دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔

'بی جے پی اپنے خلاف بولنے والوں کا قتل کرنے یا انھیں جیل میں ڈالنے کی کوشش کر رہی'، ممتا بنرجی کا دعویٰ

مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے منگل کے روز الزام عائد کیا کہ بی جے پی ان لوگوں کا قتل کرنے یا انھیں جیل میں ڈالنے کی کوشش کر رہی ہے جو اس کے خلاف بول رہے ہیں۔ حزب مخالف لیڈر شبھیندو ادھیکاری کی طرف تھا جنھوں نے کہا کہ "پیر کو ایک بڑا دھماکہ ہوگا جو ترنمول کانگریس اور اس کی اعلیٰ قیادت کو ہلا کر رکھ دے گا۔" وزیر اعلیٰ نے کہا کہ "ملزم نے ابھشیک کے گھر کی ریکی کی اور فیس ٹائم پر انھیں فون کر ان سے ملنے کا وقت پانگا۔ اگر وہ ملزم کو ملنے کا وقت دے دیتے تو وہ شخص انھیں مار سکتا تھا۔"

اس دوران انھوں نے دعویٰ کیا کہ ترنمول کانگریس جنرل سکریٹری اور ان کے بھتیجے ابھشیک بنرجی کے قتل کی کوشش ہوئی تھی، لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا۔ ساتھ ہی بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ممتا نے کہا کہ "اگر آپ کو اپنی جیت کا اتنا ہی بھروسہ ہے تو لوگوں کو دھمکانے کی کیا ضرورت ہے!" ممتا بنرجی نے ایک تقریب کے دوران یہ بیانات دیے۔ انھوں نے کہا کہ ابھشیک بنرجی کے گھر اور دفتر کی مبینہ طور سے 'ریکی' کرنے کے معاملے میں کولکاتا پولیس کے ذریعہ ممبئی میں رہنے والے ایک شخص کو گرفتار کیا گیا، جو مبینہ طور سے 26/11 کے ممبئی دہشت گردانہ حملے کے ملزم ڈیوڈ ہیڈلی سے پہلے کبھی ملا تھا۔ دراصل ممتا بنرجی آج بیربھوم سے ترنمول کانگریس کی لوک سبھا امیدوار شتابدی رائے کی حمایت میں ایک انتخابی ریلی میں شامل ہوئی تھیں۔ اس دوران انھوں عوام سے خطاب کرتے ہوئے سوال کیا کہ اگر بی جے پی کو انتخاب جیتنے کا بھروسہ ہے تو وہ اپوزیشن لیڈروں کو کیوں ڈرا دھمکا رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'ایک بی جے پی لیڈر کہتے ہیں کہ وہ بم دھماکہ کر دیں گے۔ اگر آپ کو ممتا بنرجی سے کوئی پریشانی ہے تو مجھے مار دو۔' وزیر اعلیٰ کا اشارہ اسمبلی میں

نتیش رانے، گیتا جین کیخلاف نفرت انگیز تقاریر پر مقدمہ درج
ممبئی پولیس کا ھائی کورٹ میں بیان

ممبئی، 23 اپریل (ایجنسیز) آج یہاں بمبئی ہائی کورٹ کو مہاراشٹر حکومت نے بمبئی ہائی کورٹ کو بتایا کہ بی جے پی کے دو ایم ایل اے، نتیش رانے اور گیتا جین کی تقریروں پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ جین، جنوری میں تھانے ضلع کے میرا روڈ کے نیا نگر علاقے میں ہونے والی فرقہ وارانہ جھڑپوں کے دوران اور بعد میں اشتعال انگیزی میں ملوث تھی۔ نتیش رانے بی جے پی سے تعلق رکھتے ہیں، جین ایک آزاد قانون ساز ہیں جو بی جے پی کی حمایت کرتے ہیں۔ میرا-بھیند روئی-ویرار پولیس نے گزشتہ ماہ تلنگانہ کے بی جے پی ایم ایل اے ٹی راجہ سنگھ اور نریش نیل کو میرا روڈ میں 25 فروری کو مبینہ طور پر نفرت انگیز تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا تھا۔ عدالت نے ممبئی اور میرا-بھائیندر روئی-ویرار کے پولیس کمشنروں سے کہا تھا کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ کیا نفرت انگیز تقریر کے لیے متعلقہ رہنماؤں کے خلاف ایف آئی آر درج کی جا سکتی ہے۔ ریاستی وکیل نے عرض کیا کہ پولس کمشنر اس بات پر قائل ہیں کہ لیڈروں کے خلاف جرائم کیے گئے ہیں۔ جسٹس ریوتی موہتے ڈیرے اور منجوشا اے دیش پانڈے کی بنچ ایک درخواست کی سماعت کر رہی تھی جس میں تینوں ایم ایل اے کے خلاف مبینہ نفرت انگیز تقریر کے لیے ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تشدد کے دو متاثرین سمیت پانچ درخواست گزاروں نے کہا کہ انہیں عدالت سے رجوع کرنے کا اشارہ کیا گیا کیونکہ پولیس سپریم کورٹ کی ہدایات کے باوجود اپنے طور پر رہنماؤں کے خلاف مقدمات درج کرنے میں ناکام رہی ہے۔ عرضی گزاروں کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے سینئر وکیل گایتری سنگھ کے ساتھ ساتھ وکلاء وجے ہیرے مٹھ اور حمزہ لکڑاوالا نے دلیل دی تھی کہ ایم ایل اے کی تقریروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نفرت انگیز تقریر کا جرم کیا ہے۔ عرضی گزاروں نے تعزیرات ہند کی دفعہ 153 (فساد پیدا کرنے کے ارادے سے اشتعال انگیزی)، 153A، 153B (گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینا)، 295A (عبادت کی جگہ کو ناپاک کرنا)، 504 اور 505 (عوامی امن کو خراب کرنے والے بیانات، فساد پھیلانے) کے تحت ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ 15 اپریل کو، بنچ نے کہا کہ اگرچہ وہ ممبئی شہر کے مالونی علاقے میں رام نومی (17 اپریل 2023) کے موقع پر ایک عوامی ریلی کو منعقد کرنے سے نہیں روک سکتا، اس نے پولیس سے کہا تھا کہ اگر کوئی خلاف ورزی ہوتی ہے تو مناسب کارروائی کرے۔ اسپیکر کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہے؟ 15 اپریل کو، بنچ نے کہا کہ اگرچہ وہ شہر کے مالونی علاقے میں گزشتہ سال رام نومی (17 اپریل) کے موقع پر ایک عوامی ریلی کو منعقد کرنے سے نہیں روک سکتا، اس نے پولیس سے کہا تھا کہ اگر کوئی خلاف ورزی ہوتی ہے تو مناسب کارروائی کرے۔ اسپیکر کا تعلق کس سیاسی جماعت سے ہے؟ سرکاری وکیل ہیتن وینیگاونکر نے منگل کو بنچ کو مطلع کیا کہ پولس کمشنروں نے سیاسی قائدین کی تقاریر کے مواد کا مطالعہ کیا ہے اور میرا بھائیندر میں قائدین کی تقریروں پر دفعہ 153A اور 153B اور آئی پی سی کے دیگر دفعات کے تحت چار ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ مانکھر د-گوونڈی، گھاٹ کوپر اور مالوانی کے علاقے شامل ہیں۔ وینیگونکر نے عرض کیا کہ نتیش رانے کے خلاف آئی پی سی سیکشن 153 کے تحت ایک ایف آئی آر منکھر د پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی، جبکہ گھاٹکو پر پولیس نے ان کے اور ایک سہاش اہیر کو دفعہ 153A اور 506 کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ میرا بھیند ر پولیس نے رانے اور گیتا جین کے خلاف آئی پی سی کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ دفعہ 153A، 153B، 504 اور 506۔ انہوں نے مزید کہا کہ مالوانی پولیس نے رانے اور ایک بھگوان ٹھاکر کے خلاف آئی پی سی کی اسی طرح کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ درخواست گزاروں کے استدلال کے بعد کہ لیڈروں کے خلاف دفعہ 295A (عبادت کی جگہ کو ناپاک کرنے) کا اطلاق نہیں کیا گیا، وینیگونکر نے کہا کہ پولیس کمشنر اس پر کارروائی کریں گے اور حلف نامہ داخل کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس نے جنوری میں میرا روڈ پر تشدد کے سلسلے میں 13 شکایات بھی درج کی تھیں۔ عدالت میں درخواست کی اگلی سماعت 19 جون کو کرے گی۔

رام نومی کے تشدد کی جگہوں پر نہ ہوں لوک سبھا کے انتخاب، کلکتہ ہائی کورٹ کا سخت تبصرہ

کولکتہ: کلکتہ ہائی کورٹ نے رام نومی کے موقع پر مغربی بنگال کے مختلف مقامات پر ہونے والے تشدد پر آج سخت تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ وہ ان حلقوں میں لوک سبھا انتخابات کی اجازت نہیں دے گی جہاں رام نومی کے دوران فرقہ وارانہ تشدد پیش آیا تھا۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ٹی ایس سیوگنم کی صدارت والی بنچ نے یہ سخت تبصرہ مرشد آباد میں 17 اپریل کو رام نومی جلوس کے دوران ہوئے تشدد کے معاملے پر سماعت کرتے ہوئے دیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر لوگ امن اور ہم آہنگی سے نہیں رہ سکتے تو ہم کہیں گے کہ الیکشن کمیشن ان اضلاع میں پارلیمانی انتخابات نہ کرائے۔ یہی واحد طریقہ ہے۔ ضابطہ اخلاق نافذ ہونے کے باوجود اگر لوگوں کے دو گروہ اس طرح لڑ رہے ہیں تو وہ کسی منتخب نمائندے کے مستحق نہیں۔ ہائی کورٹ کا کہنا ہے کہ تشدد والے علاقوں میں انتخابات 7 مئی اور 13 مئی کو ہیں۔ ہم کہیں گے کہ تشدد والے علاقوں میں الیکشن نہیں ہونے چاہئیں۔ الیکشن کا کیا فائدہ؟ کولکاتا میں بھی 23 مقامات ایسے ہیں جہاں پر رام نومی کا جشن منایا گیا لیکن کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ اگر یہ اس وقت ہو رہا ہے جب مثالی ضابطہ اخلاق نافذ ہے تو ریاستی پولیس کیا کرتی ہے؟ مرکزی افواج کیا کر رہی ہیں؟ یہ دونوں تصادم کو نہیں روک سکے؟ اب تک کتنے لوگ گرفتار ہوئے؟ اس پر ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے کہا کہ اب ان واقعات کی تفتیش سی آئی ڈی نے سنبھال لی ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ہماری تجویز یہ ہے کہ ہم الیکشن کمیشن آف انڈیا سے سفارش کریں کہ جو لوگ پرامن طریقے سے جشن نہیں منا سکتے انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہ دی جائے۔ ہم الیکشن کمیشن کو مشورہ دیں گے کہ برہام پور (مرشد آباد علاقہ) میں ہونے والے انتخابات کو ملتوی کیا جائے۔ دونوں طرف سے یہ عدم برداشت ناقابل قبول ہے۔

لوک سبھا چناؤ 2024ء پر ایکسز انڈیا کا سروے
این ڈی اے اور انڈیا الائنس میں کانٹے کی ٹکر
دونوں محاذوں میں صرف ایک فیصد ووٹ کا فرق، بی جے پی کو 219 نشستوں کا امکان

حیدرآباد - 23 - اپریل (سیاست نیوز) لوک سبھا چناؤ 2024 میں بی جے پی پارلیمنٹ کی 543 نشستوں میں 400 پر کامیابی کا خواب دیکھ رہی ہے۔ پہلے مرحلہ کی رائے دہی کے بعد جو رجحانات سامنے آئے ہیں، وہ بی جے پی کیلئے مایوس کن ہے۔ 400 نشستوں پر کامیابی تو کجا بی جے پی کو 2019 میں حاصل نشستوں پر دوبارہ کامیابی مشکل نظر آرہی ہے۔ کئی بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں پارٹی کی نشستوں میں کمی کی پیش قیاسی کی گئی ہے۔ یوں تو کئی میڈیا اداروں کی جانب سے اوپنین اور سروے پول جاری کئے گئے جن میں تمام نے بی جے پی کی نشستوں میں کمی کا اشارہ دیا ہے۔ ایکسز مائی انڈیا (Axis My India) نامی ادارہ نے 2013 سے 69 سروے منعقد کئے تھے اور ان میں 64 سروے درست ثابت ہوئے۔ لوک سبھا چناؤ کے سلسلہ میں ادارہ نے فروری اور اپریل میں تمام لوک سبھا حلقوں کے رائے دہندوں کی نبض ٹٹولنے کی کوشش کی اور یہ اندازہ ہوا کہ عوام بی جے پی سے خوش نہیں ہے۔ سروے میں پیش قیاسی کی گئی کہ لوک سبھا چناؤ میں این ڈی اے اور انڈیا الائنس کے درمیان کانٹے کا مقابلہ رہے گا۔ بی جے پی کو تنہا اکثریت ملنے کا کوئی امکان نہیں ہے اور این ڈی اے مجموعی طور پر اپوزیشن سے کسی قدر آگے رہے گی۔ سروے کے مطابق این ڈی اے کو 243 تا 254 نشستیں حاصل ہوں گی جبکہ انڈیا الائنس کو 232 تا 242 نشستوں کی پیش قیاسی کی گئی ہے۔ دیگر پارٹیوں کو 40 تا 55 نشستیں حاصل ہوں گی۔ ووٹ شیئر کے اعتبار سے این ڈی اے اور انڈیا الائنس میں صرف ایک فیصد کا فرق دکھایا گیا ہے۔ بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے کو 44 فیصد جبکہ کانگریس زیر قیادت انڈیا الائنس کو 43 فیصد ووٹ حاصل ہوں گے۔ پارٹیوں کی انفرادی نشستوں کا جائزہ لیں تو بی جے پی کو 208 تا 219 نشستوں پر کامیابی پیش قیاسی کی گئی جبکہ بی جے پی کی حلیف پارٹیوں کو 35 تا 38 نشستیں حاصل ہوں گی۔ کانگریس کو 115 تا 123 نشستیں ملنے کا امکان ہے اور انڈیا الائنس میں شامل پارٹیوں کو 120 تا 128 نشستیں حاصل ہوں گی۔ تلنگانہ کی 17 لوک سبھا نشستوں میں کانگریس کو 9 نشستوں پر کامیابی کی پیش قیاسی کی گئی جبکہ بی جے پی کو 4 نشستیں حاصل ہوں گی۔ بی آر ایس 3 اور مجلس کو 1 نشست حاصل ہو سکتی ہے۔ کرناٹک کی 28 نشستوں میں کانگریس کو 14 نشستیں ملنے کا امکان ہے جبکہ بی جے پی اور اتحادیوں کو 14 نشستیں حاصل ہوں گی۔ آندھرا پردیش میں تلگو دیشم زیر قیادت اتحاد کو 7 نشستوں کی پیش قیاسی کی گئی جبکہ وائی ایس آر کانگریس پارٹی 15 نشستوں پر کامیاب ہوگی۔ سروے میں کانگریس کو 26 فیصد ووٹ شیئر کی پیش قیاسی کی گئی جبکہ بی جے پی کا ووٹ شیئر 37 فیصد ہو سکتا ہے۔ کرناٹک میں بی جے پی کی نشستیں کم ہوں گی جبکہ تلنگانہ میں کانگریس کے موقف میں بہتری کی پیش قیاسی کی گئی۔ 2019 میں کانگریس کو 3 لوک سبھا حلقوں پر کامیابی ملی تھی اور اس مرتبہ 9 حلقوں میں کامیابی کا امکان ہے۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ تلنگانہ میں بی جے پی کی نشستوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا اور 4 حلقہ جات میں اسے کامیابی مل سکتی ہے۔ بی آر ایس کو 3 حلقوں میں سبقت برقرار ہے۔ سروے کے مطابق کئی اہم ریاستوں میں بی جے پی کی نشستوں میں کمی ہوگی جن میں بہار، چھتیس گڑھ، گجرات، ہریانہ، جھارکھنڈ، کرناٹک، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا، اڈیشہ، پنجاب، راجستھان، اتر پردیش، مغربی بنگال، نئی دہلی اور جموں و کشمیر شامل ہیں۔

ہریانہ کی سرپنچ ایسوسی ایشن کا انڈیا اتحاد کی حمایت کا اعلان
'بی جے پی امیدواروں کا داخلہ ممنوع!'

چندی گڑھ: (ایجنسیز) گرام پنچایتوں میں 2 لاکھ سے زیادہ کے کام ای ٹینڈرنگ کے ذریعے کرانے کے خلاف تحریک کے دوران سابق وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر کی حکومت میں پولیس کی لاٹھیاں برداشت کرنے والے سرپنچوں نے عام انتخابات میں بی جے پی کی مخالفت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کرنال میں سرپنچ ایسوسی ایشن نے اعلان کیا کہ وہ ریاست میں انڈیا اتحاد کے امیدوار کی حمایت کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ جمہوری طریقہ سے بی جے پی کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے امیدواروں کو گاؤں میں داخل نہیں ہونے دے گی۔ کرنال کے جاٹ بھون میں میٹنگ کے بعد ہریانہ سرپنچ ایسوسی ایشن نے یہ فیصلہ لیا کہ میٹنگ کی صدارت ہریانہ سرپنچ ایسوسی ایشن کے ریاستی صدر رنبیر سمین نے کی۔ میٹنگ میں ایسوسی ایشن کے ریاستی نمائندگان کے علاوہ کرنال اور پانی پت ضلع کی سرپنچ تنظیم کے بلاک سربراہ موجود تھے۔ سرپنچوں نے ریاستی حکومت کی پالیسیوں کی مخالفت کرتے ہوئے پنچایتوں کے حقوق سلب کرنے کا الزام عائد کیا۔ سرپنچ ایسوسی ایشن کے ریاستی صدر رنبیر سمین اور دیگر سرپنچوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے ہر طبقہ کے مطالبہ کو لاٹھی چارج سے دبانے کا کام کیا ہے۔ پنچایتوں کے حقوق سلب کر لئے ہیں، جس سے سرپنچ گاؤں میں ترقیاتی کام نہیں کرا پائے۔ انہوں نے کہا کہ اب انتخابات میں بی جے پی اور جے جے پی کو سبق سکھانے اور سرپنچوں کی طاقت کا مظاہرہ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ لوک سبھا انتخابات کے دوران سرپنچ بی جے پی امیدواروں کی پرزور مخالفت کریں گے اور انہیں گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ حکومت کی معاون جے جے پی ختم ہو چکی ہے، ایسے میں اب سرپنچ بی جے پی کو ہرانے کے لئے گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو حکومت کی غلط پالیسیوں کے بارے میں اطلاع دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں سرپنچ ایسوسی ایشن کرنال میں عظیم الشان ریلی کا انعقاد کرے گی اور لوک سبھا انتخابات میں انڈیا اتحاد کی حمایت کا اعلان کرے گی۔ سرپنچ ایسوسی ایشن کے سربراہ رنبیر سمین نے کہا کہ 26، 27، 28 اپریل اور 2-3 مئی کو سرپنچوں کے ساتھ بیٹھ کر حکمت عملی کو آخری شکل دی جائے گی۔ سرپنچوں کی ڈیوٹی لگائیں گے کہ وہ عوام سے رابطہ قائم کریں۔ اس کے بعد ڈور ٹو ڈور لوگوں سے اپنی بات کہنے کے لئے جائیں گے۔ 15 مئی کے قریب ایک عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا جائے گا۔ رنبیر سمین نے کہا کہ کرنال سے الیکشن لڑ رہے منوہر لال کھٹر کے خلاف زیادہ توجہ مرکوز کی جائے گی۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

محمد سلیم احمد
50 Years
GOLDEN JUBILEE
Since 1974
7666 0076 15
محمد وسیم

الحمدللہ! اللہ کی مدد اور آپ کے سپورٹ سے نوبھارت میٹل سینٹر کو 50 سال مکمل ہوئے۔ اسی طرح عمدہ، بہترین، فینسی، گیارنٹیڈ کوالٹی وہ بھی آفر، اسپیشل ڈسکاؤنٹ اور واجبی دام کے ساتھ برتن آپ کی خدمت میں موجود ہیں۔ جزاک اللہ
نوبھارت میٹل سینٹر
ہول سیل اینڈ ریٹیل
شکتی نگر، بھنگار لائن، شاپ نمبر 25 کے سامنے، ناندیڑ

’اثاثوں کی تقسیم‘ پر مودی کا مسلمانوں کے بارے میں متعصّبانہ بیان

انڈیا کے وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حزب اختلاف کی جماعت کانگریس اقتدار میں آئی تو وہ لوگوں کی دولت کو ’دراندازوں‘ اور ’بہت سے بچے‘ پیدا کرنے والوں میں تقسیم کر دیں گے۔ بقول ان کے ’کانگرس کا منشور ہے کہ وہ ملک بھر سے لوگوں سے ان کے اثاثے لے عوام میں برابر تقسیم کریں گے۔‘ نریندر مودی نے دعویٰ کیا کہ کانگرس پہلے حکومت میں کہہ چکی ہے کہ ہندوستان کے اثاثوں پر مسلمانوں کا حق ہے۔ ’اس لیے اس کا مطلب ہوا کے وہ یہ اثاثے لے کر انھیں بانٹیں گے جن کے زیادہ بچے ہیں اور ’گھس بیٹھیوں‘ میں بانٹیں گے۔‘ انڈیا میں پارلیمانی انتخابات جاری ہیں، جس کے پانچ مرحلوں میں سے ابھی 4 مرحلے باقی ہیں۔ پہلا مرحلہ 19 اپریل کو ہوا تھا اور نتائج کا اعلان 4 جون کو کیا جائے گا۔ وزیر اعظم مودی کے اس بیان پر ردعمل دیتے ہوئے حزب اختلاف کی جماعتوں نے ان پر ’اسلاموفوبک بیانیہ‘ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ’میری ماؤں اور بہنوں یہ اربن نسل کی سوچ آپ کا منگل سوتر بھی محفوظ رہنے نہیں دے گی۔‘ انھوں نے کہا کہ ایک سرکار کو یہ حق نہیں ہونا چاہیے کہ وہ لوگوں کے ذاتی اثاثوں کا حساب کرے یا ان کے لے لے۔ وزیر اعظم نے اس بیانیے کو ٹویٹر پر اپنے ذاتی اکاؤنٹ سے شیئر کیا لیکن وزیر اعظم کے ذاتی ویب سائٹ سے متنازع بیان کے حصے کے انگریزی ورژن کو ہٹا دیا گیا ہے۔ حالانکہ وزیر اعظم نے پیر کے روز علی گڑھ میں ایک انتخابی ریلی میں پھر سے اپنے بیانیے کو دوسرے لفظوں میں دہرایا۔ ان کے اس بیانیے کو بڑے پیمانے پر انڈیا میں مسلم اقلیت کی طرف اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

اثاثوں پر حق کی بات کہاں سے شروع ہوئی

مودی کی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے زیر قیادت حکومت پر اکثر انڈیا کی اقلیتی برادریوں خصوصاً مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ مسلم اقلیت کو امتیازی سلوک اور حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اور مودی کے دور حکومت میں انھیں ’دوسرے درجے‘ کے شہریوں کے طور پر زندگی گزارنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ ان الزامات کی بی جے پی تردید کرتی رہی ہے۔ مودی نے حالیہ تبصرہ ریاست راجستھان میں ایک انتخابی ریلی میں کانگریس پارٹی کے منشور کے بارے میں بات کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے الزام لگایا کہ منشور میں کہا گیا ہے کہ کانگریس انڈیا میں خواتین کے سونوں کا ’حساب‘ کرے گی اور اسے لوگوں میں دوبارہ تقسیم کرے گی۔ انھوں نے سامعین سے سوال پوچھا کہ ’کیا آپ کی محنت کی کمائی دراندازوں کو دینی چاہیے؟‘ مودی سابق وزیز اعظم منموہن سنگھ کی 2006 کی تقریر کا حوالہ دے رہے تھے، جس میں منموہن سنگھ نے اقلیتوں اور دوسرے پسماندہ طبقوں کو بااختیار بنانے کی بات کی تھی تا کہ وہ ترقی کے ثمرات میں حصہ لے سکیں اور کہا تھا کہ ملک کے وسائل پر ان طبقوں کا پہلا حق ہونا چاہیے۔ منموہن سنگھ کے بیان پر اس وقت بھی تنازع ہوا تھا جب اس وقت کی حزب اختلاف نے الزام لگایا تھا کہ حکومت مسلمانوں کو ملک کے وسائل پر پہلا حق دینا چاہتی ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم کے دفتر نے دہرایا تھا کہ انھوں نے ایسا صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ ہر پسماندہ طبقے کے لیے کہا تھا۔ انھوں نے ایک پریس ریلیز میں واضح کیا کہ وزیر اعظم کا ’وسائل پر پہلا دعویٰ‘ کا حوالہ ان تمام ’ترجیحی‘ حلقوں کے بارے میں تھا، بشمول ایس سی، ایس ٹی، او بی سی، خواتین اور بچوں اور اقلیتوں کی ترقی کے پروگرام۔

مسلمانوں کے لیے ’متعصّبانہ رویہ‘

وزیر اعظم مودی اس طرح کے بیانات پہلے بھی دی چکے ہیں جب وہ ریاست گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔ سنہ 2002 میں گجرات کے مہلک فسادات کے چند مہینوں بعد ہونے والے ریاستی اسمبلی کے انتخاباتی مہم دوران انھوں نے بھیڑ سے پوچھا کہ کیا سرکار کو ’ریلیف کیمپ چلانا چاہیے؟ کیا ہمیں بچے پیدا کرنے کے مراکز کھولنے چاہیں؟‘ نیوز پورٹل دی وائر کے مطابق انھوں نے کہا کہ ’ہم خاندانی منصوبہ بندی کو مضبوطی سے نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پانچ، ہمارے پچیس۔ اس ترقی کا فائدہ کس کو ہوگا؟ کیا گجرات میں خاندانی منصوبہ بندی ضروری نہیں؟‘ انھوں نے مزید کہا کہ ’گجرات کی آبادی بڑھ رہی ہے، غریبوں تک پیسہ نہیں پہنچ رہا ہے؟ وجہ کیا ہے؟‘ مسلم اقلیت کو انڈیا میں اکثر اس دقیانوسی سمجھا جاتا ہے کہ وہ زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دعویٰ مسخ شدہ ہے اور مسلمانوں کے خلاف متعصّبانہ سلوک کا وجہ بنتا ہے۔ واضح کردیں کہ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی کی شرح میں ہندوؤں سے زیادہ تیزی سے کمی ہورہی ہے۔ بلکہ 2011 کی مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی شرح نمو انڈیا میں دیگر پسماندہ گروپوں سے ملتی جلتی ہے۔

تبصرے پر سیاسی رہنماؤں کی تنقید

انڈیا میں اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے وزیر اعظم کے تبصرے پر تنقید کی ہے۔ کانگریس لیڈر ملکارجن کھرگے نے اپنی پارٹی کے منشور کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ یہ ’ہر انڈین کے لیے ہے اور یہ سب کے لیے برابری اور انصاف کی بات کرتا ہے۔‘ انھوں نے مودی کے بیان کو ’گھبراہٹ‘ اور ’نفرت انگیز تقریر‘ بتایا اور کہا کہ یہ اپوزیشن سے، جس نے پہلے مرحلے کی پولنگ میں بی جے پی سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، لوگوں کی توجہ ہٹانے کی ایک چال ہے۔ انھوں نے کہا کہ ’انڈیا کی تاریخ میں کسی وزیر اعظم نے اپنے عہدے کے وقار کو اتنا کم نہیں کیا جتنا مودی جی نے کیا ہے۔‘ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی نے کہا کہ ’مودی نے آج مسلمانوں کو درانداز اور بہت سے بچوں والے لوگ کہا اور مودی کے انتخابی نعرے (موی کی گارنٹی) کا حوالے دیتے ہوئے مزید کہا کہ 2002 سے ’مودی کی گارنٹی‘ صرف مسلمانوں کو گالی دینا اور ووٹ حاصل کرنا ہے۔‘ بنگال کی ترنمول کانگریس کے ممبر پارلیمان ساکیت گوکھلے نے مودی کے بیان کو مسلم اقلیت کے خلاف ’نفرت انگیز اور تفرقہ انگیز‘ قرار دیا اور زور دیا کہ لوگ انڈیا کے انتخابی حکام (الیکشن کمیشن آف انڈیا) سے اس تقریر کے خلاف شکایات درج کریں۔ رپورٹس کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

(بی بی سی)

فرقہ پرست طاقتوں سے مقابلہ کیلئے

کرناٹک ماڈل کی ضرورت، خاموش مہم ضروری

حیدرآباد۔/21 اپریل، (سیاست نیوز) لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی اور فرقہ پرست طاقتوں کے غلبہ کا مقابلہ کرنے ملک گیر سطح پر دانشوروں اور ملت کا درد رکھنے والوں کی جانب سے شعور بیداری مہم کے مثبت نتائج دیکھے جارہے ہیں۔ لوک سبھا چناؤ کو عوامی مسائل کے بجائے فرقہ وارانہ ایجنڈہ تک محدود کرکے سنگھ پریوار ملک کو ہندو راشٹر میں تبدیل کرنے کے ایجنڈہ کی طرف پیش قدمی کررہا ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی اور سماجی شخصیتوں کے علاوہ ملک کے نامور جہدکاروں نے سیکولر ووٹ کی تقسیم روکنے کی مہم کے تحت ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرکے عوام تک پیام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اسی مہم کا نتیجہ ہے کہ شمالی ہند کی کئی ریاستوں میں مسلمانوں نے لوک سبھا چناؤ میں سیکولر طاقتوں کے حق میں متحدہ رائے دہی کا فیصلہ کیا ہے اور اس مرتبہ امید کی جارہی ہے کہ مسلمانوں کی ووٹنگ کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ بی جے پی نے جنوبی ہند بالخصوص تلنگانہ پر توجہ مرکوز کی ہے کیونکہ تلنگانہ کو جنوب کا گیٹ وے کہا جاتا ہے۔ بی جے پی تلنگانہ کی 17 میں 10 لوک سبھا نشستوں پر کامیابی کیلئے منصوبہ بند لائحہ عمل پر کاربند ہے۔ پارٹی نے مودی حکومت کی کارکردگی سے زیادہ فرقہ وارانہ ایجنڈہ کو ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اور ہندو ووٹ بینک مستحکم کرنے کوشاں ہے۔ تلنگانہ بنیادی طور پر سیکولر ریاست ہے اور عوام نے کبھی بھی فرقہ پرست طاقتوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ لوک سبھا چناؤ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے تلنگانہ کے سیکولر رائے دہندوں میں شعور بیداری مہم کا آغاز کیا گیا تا کہ بی جے پی کو کامیابی سے روکا جاسکے۔ بعض قومی شخصیتوں جن میں مذہبی شخصیتیں بھی شامل ہیں حیدرآباد پہنچ کر عوام سے خطاب میں لوک سبھا انتخابات کی اہمیت اور رائے دہی میں حصہ لینے کی افادیت سے واقف کرارہے ہیں۔ ملک میں فرقہ پرستی اور مظالم کے خلاف جدوجہد کرنے والے جہدکاروں اور سیول سوسائٹی کی تنظیموں نے تلنگانہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے کئی پروگرام منعقد کئے تا کہ عام رائے دہندوں کو انتخابی عمل میں شامل کرنے کی ترغیب دی جاسکے۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ تلنگانہ اور دیگر ریاستوں کو کرناٹک ماڈل اختیار کرنا ہوگا تا کہ فرقہ پرست طاقتیں شعور بیداری مہم سے بے خبر رہیں۔ شعور بیداری کے سلسلہ میں عموماً زیادہ تشہیر بھی نقصان کا باعث بن سکتی ہے کیونکہ فرقہ پرست طاقتیں جوابی کارروائی میں سیکولر ووٹ کو متحد ہونے سے روکنے کی حکمت عملی پر عمل کرسکتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا کہ سوشیل میڈیا پلیٹ فارم کے زیادہ استعمال سے فائدہ کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی ہوئے ہیں۔ ایسے وقت جبکہ مسلم اور سیکولر رائے دہندوں کو بی جے پی کے خلاف ووٹ دینے کیلئے متحرک کیا جارہا ہو تو ضرورت اس بات کی ہے کہ خاموش تحریک چلائی جائے اور شعور بیداری کے پیام کو واٹس ایپ، فیس بک، ٹویٹر یا کسی اور پلیٹ فارم پر شیئر کرنے کے بجائے سینہ بہ سینہ مہم زیادہ کارآمد ہوسکتی ہے۔ کرناٹک ماڈل کا تذکرہ اس لئے کیا گیا کیونکہ کرناٹک کے اسمبلی چناؤ میں سیکولر طاقتوں کی حکمت عملی سے بی جے پی اور سنگھ پریوار خواب غفلت کا شکار رہا اور مسلمانوں کی متحدہ رائے دہی کے نتیجہ میں بی جے پی اقتدار سے محروم ہوگئی۔ بتایا جاتا ہے کہ جہدکاروں اور مسلم تنظیموں نے بی جے پی حکومت کے مظالم کا خاتمہ کرنے کیلئے شور شرابہ اور تشہیری ہتھکنڈوں کے بجائے سینہ بہ سینہ مہم کو ترجیح دی تھی اور یہی حکمت عملی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی بھی منصوبہ یا حکمت عملی کو برسرعام کردیا جائے تو مخالفین اس کا توڑ تیار کرلیتے ہیں۔ کرناٹک کے اسمبلی انتخابات میں مسلمانوں نے اس قدر احتیاط سے کام لیا تھا کہ کاروباری مراکز اور عوامی مقامات پر سیاسی گفتگو یا تبصروں سے گریز کیا گیا جس کے نتیجہ میں بی جے پی اور سنگھ پریوار کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ مسلمان متحدہ طور پر کانگریس کے حق میں ووٹ دیں گے اور گذشتہ کے مقابلہ مسلمانوں کی رائے دہی کے تناسب میں اضافہ ہوگا۔ تلنگانہ میں لوک سبھا چناؤ کئی اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے اور 10 سے زائد حلقوں پر فیصلہ کن موقف رکھنے والے مسلم رائے دہندوں کو تشہیر، شور شرابہ یا نعرہ بازی کے بغیر خاموش حکمت عملی پر عمل کرنا ہوگا تا کہ بی جے پی کے بڑھتے قدم کو جنوبی ہند میں روکا جاسکے۔ بی جے پی کے تلنگانہ میں 4 سیٹنگ ارکان ہیں لیکن وہ جاریہ الیکشن میں مزید 6 نشستوں پر کامیابی کا عزم رکھتی ہے۔ تلنگانہ میں زیادہ تر شعور بیداری مہم سوشیل میڈیا پلیٹ فارم پر دکھائی دے رہی ہے جس میں قوم کے ذمہ داروں کے علاوہ دیگر افراد بھی اپنی رائے پیش کرتے ہوئے مخالفین کو چوکس کرنے کا کام کررہے ہیں۔ بی جے پی کے آئی ٹی سیل نے جوابی مہم کے طور پر بعض نام نہاد مسلم چہروں کا استعمال شروع کردیا ہے تا کہ عام مسلمانوں میں الجھن پیدا کرتے ہوئے ووٹ تقسیم کردیئے جائیں۔ جس طرح کرناٹک میں خاموش مہم نے اپنا اثر دکھایا ہے اسی طرح تلنگانہ میں بھی اگر مسلمان شعور کا مظاہرہ کریں تو بی جے پی کو موجودہ 4 نشستوں سے بھی کم تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ووٹ کے استعمال کا تعلق ہے مسلم رائے دہندوں میں سینہ بہ سینہ یہ پیام دیا جائے کہ ہر لوک سبھا حلقہ میں فرقہ پرستوں کو شکست دینے کی اہلیت اور طاقت رکھنے والے امیدواروں کے حق میں اپنے قیمتی ووٹ کا استعمال کریں۔ خاموش مہم میں مساجد کے ائمہ اور خطیب اہم رول ادا کرسکتے ہیں جو روزانہ کسی ایک نماز کے بعد مصلیوں کو ووٹ کی اہمیت اور فرقہ پرست طاقتوں کے خطرہ سے واقف کراتے ہوئے ووٹنگ تناسب میں اضافہ کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ مذہبی اور سماجی اداروں کے علاوہ دینی مدارس بھی اس مہم سے وابستہ ہوکر تلنگانہ میں 13 فیصد مسلمانوں کی رائے دہی کو کم از کم 60 فیصد تک پہنچادے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ بی جے پی کا 10 نشستوں کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ شرط اس بات کی ہے کہ شعور بیداری مہم کی اسی حد تک تشہیر ہو جتنی کہ اس کی ضرورت ہے۔ عام مسلمان بازاروں اور عوامی مقامات پر تبصروں سے گریز کریں اور 13 مئی کو ووٹ کے استعمال کے ذریعہ جواب دیں۔1

لوک سبھا انتخابات میں سبھی پارٹیوں نے مسلمانوں سے دوری برقرار رکھی

جاوید جمال الدین

ملک میں 2024 کے عام انتخابات کو آر پار کی لڑائی قرار دیا جارہا ہے، عوام میں اس ضمن میں بیداری پیدا کی جارہی ہے کہ موجودہ انتخابات کے ذریعے ہمیں ملک کے آئین، جمہوریت، سیکولرازم اور بھائی چارہ واتحاد کو بچانا ہے تو اپنے حق رائے دہی کا استعمال دانشمندی سے کرنا ہوگا۔ ڈھکے چھپے نہیں بلکہ کھلے عام کہا جاتا ہے کہ حکمراں پارٹی یا این ڈی اے خلاف ووٹ دینا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے تو اس بار بھی کوئی اُمید نہیں تھی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کانگریس سمیت سبھی سیاسی پارٹیوں کا رویہ ایک جیسا ہی ہے، البتہ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) نے ماضی کی طرح بڑی تعداد میں مسلمانوں کو ٹکٹ تقسیم کیے ہیں۔ حالانکہ چند سال سے آبادی میں حصہ داری کے نعروں میں اضافہ ہوا ہے، اس کے باوجود لوک سبھا انتخابات میں مسلمانوں کو دی جانے والی نمائندگی گھٹ گئی ہے۔ ٹکٹ کی تقسیم میں بی جے پی کا نعرہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کھوکھلا ثابت ہوا ہے، لیکن اور اس طرز عمل نے سیکولر پارٹیوں کے ہتھکنڈوں، کردار اور چہرے کو بے نقاب کردیا ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ مسلمانوں کو لوک سبھا انتخابات میں ملک بڑی سیاسی پارٹیوں اور ان کے اتحادوں نے سب سے کم ٹکٹ دیئے ہیں۔ اور اس میں بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

لوک سبھا انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل ہوچکا ہے، ہر ایک پارٹی نے اپنی پوری طاقت جھونک دی ہے، این ڈی اے اور انڈیا اتحاد میں دو دو درجن پارٹیاں شامل ہیں۔ انڈیا اتحاد مودی سرکار کو مرکز سے روکنے کے لئے پرعزم ہے، مودی سرکار پچھلے دس سالوں میں ملکی سطح پر صرف مسجد ومندر، تین طلاق، ہندو مسلم اور فرقہ وارانہ سطح پر کام کیا ہے، حالانکہ انہیں مہنگائی و بے روزگاری پر زیادہ سے زیادہ کام کرنا تھا۔ لوگوں پر ٹیکس کی بھرمار کے ذریعے ان کے منہ سے لقمہ چھینا گیا ہے، مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چلا کر تباہ برباد کرنے کی کوشش، زمین وجائداد پر قبضہ کرنا، ہندوتوا کی سیاست کو عروج بخشا گیا ہے، ہر طرف عوام وخاص میں ناراضگی نظر آتی ہے۔

مودی سرکار کی دس سالہ سچائی یہی ہے کہ اقلیت و دلت طبقہ بی جے پی کے نیک ارادے سے خود کو الگ تھلگ محسوس کررہی ہے، ملک کا کسان ناراض اور جاٹ سماج نے کھل کر مودی سرکار کے خلاف مورچہ سنبھال رکھا ہے، جس سے مودی حکومت کے بارے میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں جاری ہیں۔ بی جے پی کی جملہ بازی اور دھوکہ بازی جاتی ہے۔ جن کمپنیوں نے بی جے پی کو چندہ دیا ہے اس کو چھپا رہے ہیں، جس کالے دھن کو واپس لانے کے دعوے 2014 میں کیے گئے، وہ ثابت کرنے میں ناکام رہے، کسانوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، نوجوان تعلیم یافتہ بے روزگار ہے، مہنگائی اپنے عروج پر ہے، ملک میں بے روزگاری لوگوں کی کمر توڑ دی ہے۔

حزب اختلاف نے نریندر مودی سرکار پر جمہوریت کو ختم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ جبکہ کانگریس آئین کی تحفظ کی بات کرتی ہے، ہر پارٹی کا انتخابی منشور بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ اپوزیشن نے بی جے پی کے انتخابی منشور کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ انتخابی منشور حقیقت سے کوسوں دور ہے، لوگوں کو بس جھوٹا خواب دیکھانے کی کوشش کی ہے جبکہ کانگریس پارٹی نے انتخابی منشور میں پانچ گارنٹی دی ہیں۔ دانشوروں کا خیال ہے کہ ملک وملت کی بقاء وسالمیت کی بقاء کے لیے کانگریس سمیت سیکولر انڈیا محاذ کو کامیابی ملنا چاہیئے۔ یہ سب ٹھیک ہے لیکن ان دعوؤں کے درمیان لوک سبھا انتخابات میں مسلمان نمائندوں کی تعداد قدر کم ہے، حصے دار ہونے کے باوجود بھی حصہ نہیں مل پایا ہے، یہ اپنے آپ میں غور وفکر کا مقام ہے سیکولر کہے جانے والی پارٹیوں کا بھی وہی حال ہے جو دوسری پارٹیوں کا ہے۔ مہاراشٹر میں بھی پارٹیاں مسلم نمائندگی دینے میں بغلیں جھانک رہی ہیں۔ اس سے پہلے بھی مسلمان سیکولر پارٹیوں کے امیدواروں کو کامیاب کرتا رہا ہے۔ اس بار بھی اُسے انڈیا الائنس کا جو بھی امیدوار میدان میں ہے، ذات پات اور دھرم سے اوپر اٹھ کر اپنے قیمتی دونوں سے کامیاب بنانا چاہیئے، نفرت وعداوت کی دوکان چلانے والے باطل طاقتوں کا اپنے ووٹ سے بائیکاٹ کریں۔ ہندوستانی شہری کیلئے یہ بہت بڑی طاقت اور ہتھیار ہے۔

اس بار سے بھارتیہ جنتا پارٹی نے صرف 2 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ ان میں سے ایک ٹکٹ پارٹی کی طرف سے کیرالہ میں دیا گیا ہے، جہاں اس کے پاس مضبوط حمایت کی بنیاد نہیں ہے۔ کانگریس مسلمانوں کو ٹکٹ دینے میں بھی ناکام ثابت ہوئی ہے۔ پارٹی نے مہاراشٹر، جھارکھنڈ اور گجرات سمیت)10 بڑی ریاستوں میں ایک بھی مسلم امیدوار کو کھڑا نہیں کیا ہے۔ کانگریس نے مغربی بنگال میں مسلمانوں کو سب سے زیادہ ٹکٹ دیے ہیں، لیکن یہاں بھی سہ رخی مقابلے کی وجہ سے مسلم امیدواروں کے لیے جیتنا آسان نہیں ہے۔ یعنی کورم پورا کرنے کے لیے پارٹی نے کمزور سیٹوں پر مسلمانوں کو کھڑا کیا ہے۔ سروے کے مطابق 2020 میں ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً 15 فیصد ہے۔ اگر آبادی کے حساب سے حصہ دیکھا جائے تو لوک سبھا میں 82 کے قریب مسلم ممبران پارلیمنٹ ہونے چاہئیں۔ اس وقت 131 نشستیں 25 فیصد دلتوں اور قبائلیوں کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ ریزرویشن سیاسی انصاف کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ سیاسی انصاف کا تذکرہ آئین کے اصل دیباچہ میں ہے۔ اگر ہم گزشتہ 4 انتخابات کے اعداد وشمار پر نظر ڈالیں تو یہ صرف 30 کے قریب ہے۔ 2004 میں 34 مسلم ایم پی جیتے تھے۔ 2009 میں یہ تعداد 30 تھی۔ 2014 میں 22 مسلمان اور 2019 میں 27 مسلمان جیت کر پارلیمنٹ پہنچے۔ تاہم اس بار ٹکٹوں کی تقسیم میں ہی کھیل دیکھنے میں آیا ہے۔ پہلی بار کانگریس اور بی جے پی نے مسلمانوں کو سب سے کم ٹکٹ دیتے ہیں۔ لوک سبھا انتخابات 2024 کے حوالے سے، بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی این ڈی اے اور کانگریس کی قیادت والی انڈیا الائنس نے تقریباً تمام سیٹوں پر امیدواروں کا اعلان کر دیا ہے۔ ایسے میں آیئے جانتے ہیں کہ کس اتحاد نے مسلمانوں کو کتنے ٹکٹ دیے؟ حکمراں این ڈی اے میں 40 سے زیادہ جماعتیں شامل ہیں، لیکن اتحاد نے مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ جے ڈی یو، جو بہار میں دیا۔ اتحاد کا حصہ ہے، نے ماسٹر مجاہد عالم کو کشن گنج امیدوار بنایا ہے۔ وہیں بھارتیہ جنتا پارٹی نے صرف این ڈی اے سیٹ سے اپنی کیرالہ کی ملاپورم سیٹ سے ایم عبدالسلام کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی جے پی نے مغربی بنگال میں سومترا خان کو بھی اپنا امیدوار بنایا ہے۔ این ڈی اے نے آسام کی دھوبری سیٹ پر بھی مسلم امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ جدید اسلام کو آسام گنا پریشد کی جانب سے یہاں الیکشن لڑنے کے لیے امیدوار بنایا جارہا ہے۔ اجیت پوار کی پارٹی این سی پی نے لکشدیپ سیٹ سے یوسف ٹی پی کو میدان میں اتارا ہے۔ این ڈی اے اتحاد نے اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجستھان، جھارکھنڈ، گجرات، مغربی بنگال، اتراکھنڈ، ہریانہ، ہماچل، مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، کرناٹک، تلنگانہ، تمل ناڈو، آندھرا پردیش جیسی بڑی ریاستوں میں ایک بھی مسلمان کو ٹکٹ نہیں دیا ہے۔ آبادی کی بات کریں تو آسام میں 34 فیصد، مغربی بنگال میں 27 فیصد، اتر پردیش میں 19 فیصد، بہار میں 17 فیصد، جھارکھنڈ میں 15 فیصد، دہلی میں 13 فیصد اور مہاراشٹر میں 12 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ 2019 میں بی جے پی نے 6 مسلم امیدوار کھڑے کیے تھے لیکن اس بار پارٹی نے صرف 2 مسلمانوں کو ٹکٹ دیا ہے۔ مسلمانوں کو انڈیا اتحاد سے این ڈی اے سے زیادہ ٹکٹ ملی ہیں، لیکن انہیں یہاں بھی عددی حصہ نہیں ملا ہے۔

مسلمان مستقبل کے بے جا اندیشوں سے نکل کر متحد ہو کر ووٹ کریں

از۔ ذوالقرنین احمد

ہندوستان میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات کا آغاز ہو چکا ہے جو 7 مرحلوں میں ہوگے۔ اس انتخابات کے پہلے مرحلے کی کی ووٹنگ 19 اپریل کو ہوچکی ہے۔ اس انتخابات کے آخری مرحلہ کی ووٹنگ 1 جون کو ہے اور نتائج 4 جون کو سامنے آئے گے۔ 2014 میں بی جے پی کی حکومت سازی کے بعد سے ملک میں اقلیتوں کے ساتھ خاص طور سے مسلمانوں کے لیے ماحول ساز گار نہیں رہا ہے ہر آئے دن اس میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد آر ایس ایس اور اسکی مختلف ذیلی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے مجرموں، ذہنی بیمار، نفرتی عناصر، دہشتگردوں کے حوصلے بڑھ گئے ہے اور وہ خود کو قانون عدلیہ کے خوف سے مستثنیٰ سمجھنے لگے۔ ملک میں کرونا وائرس جیسی وبائی بیماری کے وقت بھی بی جے پی نے ملک میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا اور تمام اکثریت سے تعلق رکھنے والی عوام کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف بکاؤ میڈیا کے ذریعے نفرت کا زہر بھر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کو سماجی مسائل و پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا کئی بستیوں میں مسلمانوں کی آبادی پر اس قدر ظلم وستم کیا گیا اور انہیں انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ذہنی ٹارچر کیا گیا جس سے گھر کے ذمہ دار افراد ذہنی مریض بن گئیں۔

بی جے پی نے ملک کی ایک کمیونٹی کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کو تختہ مشق بنایا۔ مسلمانوں کے خلاف قانون سازیاں کی، مسلمانوں کو مین اسٹریم سے دور رکھنے کے لیے انتہائی بے غیرتی کا مظاہرہ کیا۔ اور فلحال گزشتہ دنوں ملک کے وزیر اعظم مودی نے انتخابی بھاشن میں مسلمانوں کے خلاف زہریلی نفرتی ذہنیت مظاہرہ کیا۔ تا کہ ہندو ووٹوں کو آسانی سے حاصل کیا جائے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر بھی ان بھاجپائیوں کا اہم مدعا ہے جس کے نام پر یہ ووٹ وصول کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی اتنی نچلے درجہ کی سیاست پر اتر آئی ہے کہ یہ انسانوں کے خون سے اپنی پیاس بجھانا چاہتی ہیں اور وہ جان چکے ہیں کہ دنیا بھر میں سب سے سستا خون مسلمانوں کا ہو چکا ہے ہر طرف سے مسلمانوں پر ظلم وستم کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں سیاسی شعور کا مظاہرہ کرنا ہے۔ مسلم علاقوں اور سوشل میڈیا حلقوں میں یہ خوف وہراس کا ماحول دیکھنے سننے اور پڑھنے مل رہا ہے کہ اگر بی جے پی 2024 میں جیت حاصل کر لیتی ہے تو یہ انتخاب ملک کا آخری انتخاب ہوگا، جمہوریت کا خاتمہ ہوجائے گا، قوانین تبدیل کر دیے جائیں گے، مسلمانوں کی شہریت چھین لی جائیں گی، مسجدیں محفوظ نہیں رہیں گی، وغیرہ وغیرہ باتیں ہمارے علاقوں میں ہورہی ہیں۔

سب سے پہلے بات یہ کہ مسلمان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے ہمارا مقصد آخرت ہے اور رہا دنیا کا معاملہ تو یہ دنیا مسلمانوں کے بغیر چل نہیں سکتی تو ایک ملک ہندوستان مسلمانوں کے بغیر کیسے چلے گا۔ مثال کے طور پر بی جے پی کو ہی لے لیجئے ان کے تمام لیڈروں صحافیوں کا کارکنوں کا گھر بار مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے سے چلتا ہے، ہوسکتا ہے کہ ظالم اپنی آخری حد پار کرلے چاہے وہ انسانیت سوز جرائم پر اتر آئے لیکن ہمیں اللہ پر بھروسہ اور کامل یقین رکھنا چاہیے کہ وہ حالات کو بدلنے پر قادر ہے ہماری بے چینی اور حالات کے مطابق فکر مند ہونا ضروری ہے، لیکن خوف زدہ ہوجانا اور مغلوب ہوکر ظالم حکومت کے سامنے جھک جانا اپنے، آپ کو ظالم کے حوالے کردینا خود کو بے اس لاچار محسوس کرنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے، ہم ایک غیرت مند قوم ہے ہماری شان ہمارے ایمان کی وجہ سے بلند و برتر ہیں، چاہیں جو کچھ بھی ہوجائے ہم ہمت ہارنے والے نہیں ہے تاریخ گواہ ہے ہم جب میدان میں آتے ہیں تو شہید ہوتے ہے یا پھر غازی بن کر فتحیاب ہوکر لوٹتے ہیں۔ ہمیں ڈرنے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اور نا ہی مستقبل کے بارے میں اپنی قوم کو بے ہمت و بے بس کرنا ہے بلکہ ہمیں آنے والے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے مضبوط ہونے کی ضرورت ہے، ہمیں اور میدان میں نمایاں کارکردگی انجام دینے ہوگی ہمیں اپنے، بچوں خواتین نوجوانوں وغیرہ کو حالات کے مقابلہ کے لیے تیار کرنا ہوگا انھیں مستقبل کے چیلنجوں سے باخبر کرتے ہوئے مشکل حالات میں کیسے زندگی جینا ہے اس کی عملی مشق اور تیاری کروانی ہوگی ہر طرح کے حالات کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

یہ انتخاب ملک کے لیے اہم اس لیے ہے کیونکہ یہاں جمہوریت کو ختم کرنے کی کوشش جاری ہے اور سسٹم کے تمام عہدوں پر سنگھی فرقہ پرستوں کو بٹھادیا گیا ہے۔ جو انسانیت کے دشمن ہے اس لیے اس انتخابات میں مسلمانوں کو بہت ہی سنجیدگی کے ساتھ اپنے حق رائے دہی یعنی ووٹ کا استعمال کرنا ہوگا اور ووٹ پھوٹنے سے بچنا ہوگا یعنی اپنی پسند یا اپنے پسندیدہ لیڈر یا کسی اپنے قریبی گلی محلہ کے یوانیتا، جو صرف سوشل میڈیا پر فوٹو ڈال کر سمجھتا ہے کہ میں لیڈر ہوا ایسے افراد کے بہکاوے میں نہ آئے بلکہ پہلے اپنے گھر پر ہی اپنے گھر والوں کو سمجھائے محلہ والوں کو سمجھائیں دوستوں کو سمجھائیں اور حقیقت حال کا جائزہ لیں کہ ملک کتنے خطرناک موڑ پر کھڑا ہوا ہے، نوجوان پڑھ لکھ کر بے روزگار ہیں ہاتھوں میں ڈگریاں لیے دربدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے، لڑکیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک ہورہا ہے خواتین کا استحصال کیا جارہا ہے، بچیں عدم غذائیت کا شتکار ہیں بزرگ بے یار و مددگار ہے، کسان خودکشیاں کررہے ہیں مزدور دو وقت کی روٹی کے لیے پریشان ہیں ہر کوئی اس بی جے پی حکومت سے پریشان ہوچکا ہے جس نے ملک کے کل خزانہ کے 80 فیصد کا مالک اپنے قریبی سرمایہ داروں کو بنادیا ہے جس کی وجہ سے ملک کا پیسہ چند فیصد لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور وہ کرپشن، سودی بینکاری کے ذریعے لوگوں کو اپنا غلام بنانے کی کوششیں میں لگے ہوئے ہے۔ اس لیے ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے، اپنے لوک سبھا حلقہ میں ایسے امیدوار کو ووٹ دے جو بی جے پی کے خلاف انڈیا الائنس کا امیدوار ہو یا اپنی ریاست کے مطابق مہایوتی کے تحت مضبوط امیدوار ہو جس حلقہ میں دو مسلم امیدوار اپوزیشن میں ہو اور اگر وہ کسی بڑی پایہ دار سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں یا انہیں صرف اس لیے کھڑا کیا گیا ہے کہ مسلم ووٹوں کو تقسیم کرکے بی جے پی یا ان کے اتحادی کو اس کا فائدہ پہنچے تو ایسے حالات میں بھی انڈیا الائنس کے امیدواروں کو ہی اپنا ووٹ دیں، اگر کہیں مسلم اکثریتی والا حلقہ ہے وہاں مضبوط مسلم امیدوار کا ساتھ دیں اس کے خلاف اگر مسلمان امیدوار کھڑا ہے یا کوئی بھی پارٹی کا ہو اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ وہاں کے پہلے والے زمینی سطح پر کام کرنے والے مسلم امیدوار کو متحد ہو کر ووٹ دیں ووٹوں کو ہرگز تکڑے تکڑے نہ ہونے دے۔ یہی ہمارے حق میں بہتر ہوگا۔ چاہے کوئی کتنا بھی قریبی آپ کو لالچ دے یا آپ کو بڑا پن دے اسٹیج پر جگہ دے یا سیلفی کا موقع دے اس کو صرف تسلی دے لیکن آخر میں جب آپ ووٹ کاسٹ کرنے جائے تو وہاں اپنے مسلمان بھائیوں، بہنوں، بچوں، بزرگوں کے مستقبل کے حالات کو نظر میں رکھتے ہوئے اپنا ووٹ بی جے پی کے خلاف مضبوط اپوزیشن امیدوار کو دے اور زیادہ سے زیادہ ووٹنگ فیصد بڑھانے کی کوشش کریں آزاد امیدوار جو بے بھروسہ ہو اور انڈیا الائنس کے خلاف کھڑا ہوا ہو چاہے مسلمان کیوں نہ ہو اسے ووٹ نہ دے کیونکہ آخر میں بی جے پی ایسے لوگوں کو پیسوں سے خرید لیتی ہے۔

سیکولرزم کی دعویدار پارٹیاں بھی ہندوتوا کی راہ پر گامزن

لوک سبھا میں مسلمانوں کی گھٹتی نمائندگی

اتفاق یا منصوبہ بند سازش؟

ممبئی (پریس ریلیز) مادر وطن ہندوستان کی اقتصادی راجدھانی ممبئی کے ساؤتھ سینٹرل پارلیمانی حلقہ انتخاب میں مسلمانوں کی گنجان آبادی پر مشتمل ڈونگری علاقے میں واقع قدیم عوامی فلاحی تنظیم اسلامک والنٹیئر ٹروپ (آئی وی ٹی) کے دفتر میں سیاسی وسماجی میدان میں سرگرم بیدار مغز مسلمانان ممبئی کی متعدد تنظیموں کے نمائندہ افراد اور 2024 کے ملک گیر پارلیمانی انتخابات میں سیکولرازم کی دعویدار سیاسی پارٹیوں کے منافقانہ ومتعصّبانہ رویے سے تشویش میں مبتلا ملک وملت کے ہمدرد شہریوں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس مشاورتی اجلاس میں شرکاء نے اظہار خیال کرتے ہو٭ قانون ساز اداروں بالخصوص لوک سبھا میں مسلمانان ہند کی ملک گیر طور پر نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے متعدد آراء پیش کیں۔ شہر کے سماجی وسیاسی حلقوں کی سرگرم شخصیت خان عبدالباری خان نے سیکولرازم کی دعویدار سیاسی پارٹیوں کے دوغلے پن پر غصے اور ناراضگی جتاتے ہوئے کہا کہ مسلم قانون ساز اداروں میں مسلم نمائندگی بڑھانے کے لیے ٹھوس قدم اٹھانا ضروری ہے۔ بزرگ سینیر صحافی اور سوشیو پولیٹیکل ایکٹیویسٹ ہارون افروز نے کہا کہ محض تقریروں اور نمائشی جلسوں سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوگا۔ ابھی اور اسی وقت کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے مسلم ر٭ دہندگان کی تنظیم کے ذریعے فوری حرکت میں آنا ناگزیر ہوگیا ہے لہٰذا اتفاق رائے سے مسلم ووٹرز کاؤنسل آف انڈیا (ایم وی سی او آئی) کی تشکیل عمل میں آئی۔ جناب خان عبدالباری خان اور جناب ہارون افروز کو تنظیم کا چیف کنوینرس منتخب کیا گیا اور مجگاؤں میں صدر دفتر بھی قائم کرلیا گیا۔ میٹنگ سے ایڈوکیٹ سلطان خان، سلیم رنگریز، جاوید شیخ، سید تابش رضا، انور بھوجانی اور دیگر شرکاء نے بھی خطاب کیا۔ مسلم ووٹرس کاؤنسل آف انڈیا سیکولر ہونے کے دعویدار انڈیا اتحاد اور مہاراشٹرا کی مہاوکاس آگھاڑی میں شامل سبھی پارٹیوں اور دوسری سیکولر صوبائی پارٹیوں کو مکتوب روانہ کریگی کہ ملک کے مسلمان ان پارٹیوں کے امیدواروں کو اپنا ووٹ کیوں دیں؟ ان پارٹیوں کے نکتہ نظر اور ہمارے ایماندارانہ منطقی سوالات کے جوابات موصول ہونے پر آئندہ انتخابی مرحلوں میں مسلمانان ہند اور خاص طور پر ممبئی اور مہاراشٹرا کے مسلم ر٭ دہندگان اپنا ووٹ کسے دیں اس موضوع پر 24 اپریل کو ممبئی میں پریس کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ اس موقع پر عرفان سرمہ والا، سلیم صدیقی، اصغر علی راجانی، افروز شیخ، شوکت ڈوڈیا، سجاد حسین، قاسم سید اور احسان باٹلی والا بھی موجود تھے۔

شعبہ تعلیم جماعت اسلامی ہند آکولہ کے زیر اہتمام

اجلاس برائے اساتذہ بعنوان "معمار قوم تم ہی ہو"

ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب کا خطاب

اکولہ۔ (سید اسرار حسین): شعبہ تعلیم جماعت اسلامی ہند آکولہ کے زیر اہتمام خصوصی اجلاس برائے اساتذہ بعنوان معمار قوم تم ہی ہو سے ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب نے خطاب فرمایا۔ جس میں فن تدریس، نئی تعلیمی پالیسی، کووڈ کے بعد تعلیمی میدان میں آئے چلینجز، حکومتی پالیسیوں کے نقائص، کے متعلق آپ نے تفصیل سے گفتگو فرمائی۔ آپ نے اساتذہ سے کہا کہ عصر حاضر میں بچوں کو پڑھانے کے لئے ٹیچرس کے روز بہ روز اپڈیٹ ہونا ضروری ہے، وہیں اپنی ذہنی صحت کا خصوصی خیال رکھیں، بچوں کی ذہانت پر شک نہ کریں بلکہ اپنے پڑھانے کے طریقے کا احتساب کریں کیونکہ بچے دنیا جہاں کی چیزیں ایک دیکھنے میں یاد کرلیتے ہیں خواں فلمی نغمے ہوں یا کرکٹ کا اسکور یا پھر فلمی ستاروں کے احوال ہوں لہٰذا ٹیچرس اپنا احتساب کرکے فن تدریس میں مہارت حاصل کریں۔ ٹیچرس کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ مطالعہ کی عادت ڈالیں، اپنے مضمون کے ساتھ ساتھ نفسیات، اور حالات حاضرہ کا مطالعہ کریں۔ ڈاکٹر مبارک کاپڑی صاحب نے احساس پیش کیا کہ ٹیچرس تعیش پسندی اختیار نہ کریں اور مقروض نہ رہیں۔ اس خصوصی اجلاس برائے اساتذہ کا آغاز قاری جاوید قاسمی صاحب کی تلاوت و ترجمہ سے ہوا۔ ڈاکٹر احمد عروج مدثر صاحب (امیر مقامی) نے افتتاحی گفتگو پیش کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض ریاض الحق صاحب نے ادا کئے۔ اس اجلاس میں شہر اکولہ کے تعلیمی اداروں کے صدور بالخصوص محمد ابراہیم خان صاحب، اظہر حسین صاحب، اسحاق راہی صاحب، جناب فاضل صاحب، خواجہ نظام الدین صاحب، اردو ٹیچرس ایسوسیشن کے صدر جواد حسین صاحب، کے علاوہ شہر کے تقریباً تین سو معلم و معلمات نے شرکت کی۔ مولانا عزیز الدین فلاحی صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام

کلثوم جویلرس

صرافہ بازار، ناندیڑ

پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

اسلام، امن اور انسانی حقوق کا دین ہے

ایگریکلچر یونیورسٹی میں مولانا اسد ثنائی، مولانا عرفان اللہ اور ڈاکٹر ایم رمنا کا خطاب

حیدرآباد 23/اپریل (راست) اسلام صرف اپنے ماننے والوں کے لئے دین امن نہیں بلکہ دنیا کے سارے انسانوں کے لئے امن اور شانتی کا دین ہے۔ اسلام نے ہر ذی شعور اور غیر ذی شعور مخلوق کے حقوق متعین کئے ہیں اور کسی کے حقوق کو تلف کرنے، کسی پر ظلم کرنے، کسی کے ساتھ زیادتی کرنے کی اسلام نے جو کہ دین امن ہے، دین محبت ہے اجازت نہیں دیتا، اسلام کا تصور بدقسمتی سے عالم مغرب میں درست نہیں پہنچایا جا رہا ہے اسلام اور اسلام کی تعلیمات کو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت طیبہ کو درست سمجھا نہیں گیا اس کی سیاسی اور بین الاقوامی وجوہ ہیں باوجود اس کے آج کی نوجوان نسل بالخصوص اور عالم مغرب کا اسلام کے دین امن ہونے پر، دین سلامتی ہونے پر، اسلام کے پیس اور سیکورٹی پر مبنی دین ہونے پر یقین بڑھتا جا رہا ہے، اسلام میں قطعی طور کسی بھی سطح پہ انتہا پسندی ہے نہ اسلام میں کسی طرح کی تنگ نظری ہے، نہ اسلام میں کسی طرح کی دہشت گردی ہے کیونکہ اس کا کوئی جواز اللہ اس کے رسول نے عطا نہیں کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد گرامی ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے کوئی اکراہ نہیں ہے دین میں کسی کو مجبور کرنا اور کسی کو کفر سے اسلام کی طرف لانا اس امر کی بھی اجازت نہیں یہ قرآن وسنت میں ہے ہی نہیں بلکہ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ ہزار بارہ سو سالہ تاریخ میں جہاں جہاں بھی اسلام کی حکومت رہی اسلام کی سلطنت رہی چار بر اعظم تک قرن اولی سے اواخر تک کی حکومتوں نے اپنی غیر مسلم رعایا کو کبھی بھی جبراً اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا ان خیالات کا اظہار پروفیسر جے شنکر ایگریکلچر یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریٹیو بلڈنگ میں ہفتہ 20/اپریل کو 11 بجے دن مسلم ایمپلائز آف ایڈمنسٹریٹیو آفس کے زیر اہتمام منعقدہ عید ملاپ تقریب میں حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن نے بحیثیت مہمان خصوصی اپنے کے دوران کیا ڈاکٹر ایم رمنا رجسٹرار نے تقریب کی صدارت کی جناب اعجاز احمد کی حمد سے تقریب کا آغاز ہوا مولانا ثنائی نے تقریب میں موجود غیر مسلم یونیورسٹی آفیسرز کو مشورہ دیا کہ وہ اسلام کا اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں کہ وہ اسلام کی حقانیت کو جان سکیں انہوں نے یونیورسٹی میں اس طرح کی تقریب منعقد کرنے اور اپنے غیر مسلم ساتھیوں کو اس میں شامل ہونے کی دعوت دینے پر ذمہ داروں کو مبارکباد دی انیس ملت حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام نے رمضان المبارک کی اہمیت پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ روزے در حقیقت روزہ دار کے اندر جذبہ ہمدردی و خیر خواہی پیدا کرتے ہیں مسلمانوں پر اللہ تعالی نے روزے اس لئے فرض کئے ہیں کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو جائیں اور جب روزوں کی تکمیل ہوتی ہے تو مسلمانوں کو عید منانے کا حکم دیا گیا عید در حقیقت شکر گزاری کا دن ہوتا ہے مولانا نے تقریب میں موجود سبھی کو عید کی مبارکباد پیش کی ڈاکٹر ایم رمنا رجسٹرار نے بزبان تیلگو اپنی تقریر میں حیدرآباد کی گنگا جمنی تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہندوستان میں ہندو مسلم صدیوں سے مل جل رہتے بستے آ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی میں منعقد ہونے والی یہ عید ملاپ تقریب ہمارے ملک کی صدیوں پرانی روایت کی زندہ اور روشن مثال ہے رجسٹرار نے مسلم ایمپلائز کو عید کی پرخلوص مبارکباد پیش کی ڈاکٹر جے سریش پروفیسر کالج آف ایگریکلچر اور ایم سرینواس یادو صدر نان ٹیچنگ یونین نے بھی خطاب کیا جناب ایم اے بیگ کنٹرولر آڈٹ نے نظامت کے فرائض انجام دیے جناب محمد غوث محی الدین سپرنٹنڈنٹ کلیمس نے مہمانوں کا استقبال کیا جناب محمد جہانگیر اسپورٹس سیکرٹری، جناب محمد امجد سپرنٹنڈنٹ او پی، جناب سید لطیف سپرنٹنڈنٹ پنشن، جناب محمد سلیم سینئر اسسٹنٹ، جناب محمد مقصود، جناب محمد اکبر، جناب محمد عابد اور جناب محمد صلاح الدین نے انتظامات کی نگرانی کی، کے۔ سرینواس راؤ کنٹرولر کے علاوہ یونیورسٹی آفیسرز مرد وخواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مولانا عرفان اللہ شاہ نوری کی دعا پر تقریب کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچی مسلم ایمپلائز آف ایڈمنسٹریٹیو آفس کی جانب سے مہمانوں کی شیر خرمہ سے تواضع کی گئی۔

پاکستان تحریک انصاف نے ضمنی انتخابات میں

خفیہ اداروں پر دھاندلی کا الزام لگایا

راولپنڈی-23/اپریل- ایم این این- پاکستان کے ضمنی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد، پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنماؤں نے انتخابی دھاندلی کی منصوبہ بندی میں انٹیلی جنس اور سیکیورٹی ایجنسیوں کے ملوث ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ 21 اپریل کو پاکستان کی تاریخ کے ایک "یوم سیاہ" کے طور پر بیان کرتے ہوئے، پی ٹی آئی نے الیکشن کمیشن آف پاکستان سے نتائج کا اعلان معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور آئندہ جمعہ سے احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پی ٹی آئی کے چیئرمین بیرسٹر گوہر خان نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ الیکشن کے دن کو احتساب کا دن سمجھا جاتا ہے اور لوگ بڑے جوش وخروش سے ووٹ ڈالتے ہیں تاہم 21 اپریل کو قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی دیکھنے میں آئی۔ دھاندلی اور قانون کی خلاف ورزی کی شدت کبھی نہیں دیکھی گئی۔ پاکستان کی تاریخ میں پولنگ سٹیشنوں کے دروازے بند کر دیے گئے، اور کچھ پولنگ سٹیشنوں پر کل رجسٹرڈ ووٹوں سے زیادہ ووٹ پول ہوئے۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر عمر ایوب، مرکزی سیکرٹری اطلاعات رؤف حسن اور سنی اتحاد کونسل کے سربراہ صاحبزادہ حامد رضا سمیت پارٹی کی اہم شخصیات کے ہمراہ، خان نے بدانتظامی کی مثالیں بیان کیں۔ "ایک پولنگ سٹیشن پر، امیدوار کے والد نے ہمیں بتایا کہ ووٹ ڈالے جا چکے ہیں حالانکہ پولنگ کا وقت ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ ہم نے تمام شکایات ای سی پی کو بتا دی ہیں، لیکن الیکشن کے نگران ادارے نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ای سی پی انکوائری کرے۔ اور یہ بھی بتائیں کہ یہ کیسے یقینی بنائے گا کہ اگلی بار ایسی دھاندلی نہیں دہرائی جائے گی۔ ای سی پی کی افادیت پر سوال اٹھاتے ہوئے، خان نے رپورٹ کی گئی بے ضابطگیوں کی جامع انکوائری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے ریٹرننگ افسران (آر اوز) اور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران کو عدلیہ سے خارج کرنے پر تنقید کرتے ہوئے ای سی پی کی ساکھ پر شکوک کا اظہار کیا۔ بیرسٹر گوہر نے کہا کہ ہم دوسرے پولنگ سٹیشن گئے لیکن پتہ چلا کہ ہمارے پولنگ ایجنٹس کو وہاں سے جانے پر مجبور کیا گیا ہے۔ عمر ایوب نے خان کے جذبات کی بازگشت کرتے ہوئے الزام لگایا کہ انٹرنیٹ سروسز کی معطلی سے قبل از پول دھاندلی کی سہولت فراہم کی گئی۔ انہوں نے وزیر اعظم شہباز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز پر انتخابی عمل میں شفافیت کو نقصان پہنچانے کا الزام لگایا۔

اورنگ آباد مریم مرزا محلہ لائبریری میں منایا گیا عالمی یوم کتاب

عالمی یوم کتاب تا یکم مئی یوم مہاراشٹر تک کتابوں کے تئیں بیداری مہم چلائی جائے گی۔ مرزا ابوالحسن علی

اورنگ آباد 23/اپریل: ہر سال 23/اپریل عالمی یوم کتاب کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اورنگ آباد شہر میں جاری تحریک مریم مرزا محلہ بچوں کی لائبریری کے تحت ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام دارالمطالعہ میں آج دن منایا گیا۔ بچوں میں مفت 300 کتابیں تقسیم کی گئیں۔۔ ریڈ اینڈ لیڈ فاونڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی کی سرپرستی میں یہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ مرزا ابوالحسن علی نے طلباء کو تفصیل سے عالمی یوم کتاب اور اس کا مقصد بتاتے ہوئے کہا کہ دنیا میں مطالعہ کرنے اور کتابوں سے دوستی رکھنے والے کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اپنے آپ کو روزانہ مطالعہ کا عادی بنایئے۔ پروگرام مرزا انشاط ترنم اور محلہ لائبریریوں کی محرک مرزا مریم جمیلہ کی نگرانی و سرپرستی میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام میں الہدیٰ اردو اسکول کی طالبات اور اساتذہ نے حصہ لیا اور طلباء کی رہنمائی کی۔ نسرین قادری، شیخ نرگس اور معلمہ شمیم سحر باجی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ عالمی یوم کتاب پر دہلی اردو سے شائع ماہانہ امنگ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی سے شائع بچوں کا مقبول رسالہ ماہنامہ بچوں کی دنیا کے ساتھ تعلیمی انقلاب کے بعد شمارہ بچوں میں تقسیم کیے گئے۔۔ واضح رہے کہ ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی کی سرپرستی و نگرانی میں محلہ لائبریری تحریک چلائی جارہی ہے اور اب تک 32 بچوں کی محلہ لائبریریاں شروع کی گئی ہیں۔۔ یہ لائبریریاں شہر و مضافات کے غریب، مزدوروں کی بستیوں میں شروع کی گئی ہیں۔ ان لائبریریوں سے ہزاروں بچے استفادہ کررہے ہیں۔ فاؤنڈیشن کے ذمہ دار مرزا ابوالحسن علی نے کہا کہ گزشتہ دس سال سے طلباء میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لیے فاؤنڈیشن کے صدر مرزا عبدالقیوم ندوی کوشاں ہیں اور انہوں نے ابھی سینکڑوں پروگراموں میں ہزاروں کتابیں بچوں میں گھروں پر تقسیم کی گئی ہیں۔۔ موسم گرما کی تعطیلات میں طلباء کو کتابوں کا دوست بنانا ہے۔ اس کے لیے ''کتابوں کا تعارف، مختلف قومی و بین الاقوامی شخصیات پر لکھیں کتابیں پڑھنے کے لیے دینا اور ان سے مضامین لکھوانا شامل ہیں۔ یہ مہم 23/اپریل عالمی یوم کتاب تا یکم مئی یوم مہاراشٹر تک کتابوں کے تئیں بیداری مہم چلائی جائے گی اس طرح کی اطلاع مرزا ابوالحسن علی نے دی ہے۔

ادارہ بال بھارتی پونہ میں خان نوید الحق انعام الحق کا دوبارہ تقرر

شعبۂ اُردو کے دوبارہ اسپیشل آفیسر مقرر

اکولہ:23 اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، بال بھارتی، پونہ میں شعبۂ اُردو سے (سکبدوش) اسپیشل آفیسر نوید الحق انعام الحق خان کا اُن کے عہدہ پر دوبارہ تقرر عمل میں آیا ہے۔ نوید الحق انعام الحق خان، سکبدوش اسپیشل آفیسر اُردو، ٹیکسٹ بک بیورو، پونہ سے گزشتہ دو سال قبل یعنی ۳۰/ جون ۲۰۲۲ء کو سکبدوش ہوئے تھے۔ محکمہ ٹیکسٹ بک بیورو، بال بھارتی پونہ نے ان کا عہدہ بطور انچارج سکبدوش اسپیشل آفیسر اُردو قائم رکھا ہے، انھیں 2024.04.01 سے 2025.03.31 تک کے لیے یہ عہدہ دیا گیا ہے۔ خان نوید الحق نے 15/اپریل 2024ء سے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔ ذرائع کے مطابق انھیں اُردو زبان کے علاوہ عربی اور فارسی زبان کا اضافی چارج بھی سونپا گیا ہے۔ دراصل امسال نیا نصاب نافذ کیا جانا تقریباً یقینی ہے اور نوید الحق کے سکبدوش ہونے کے بعد سے کسی کو بھی اب تک اس عہدے پر مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ عارضی طور پر تقریباً دو سال سے خان نوید الحق انعام الحق کے سکبدوش ہونے کے بعد حفظ قرآن مکمل کرنے کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے لیکن کچھ نامساعد حالات کی بنیاد پر وہ وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ اسی لیے خان نوید الحق سے قبل کے سابق سکبدوش آفیسر غلام نبی مومن مدعو کیے جاتے رہے ہیں اور وہی اس شعبے کے کام کاج کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ واضح رہے کہ نوید الحق تین دہائیوں سے اُردو، عربی اور فارسی زبان کی خدمات کے بعد سکبدوش ہوئے تھے لیکن نئے نصاب کے نفاذ اور شعبۂ اُردو کے متاثر ہونے کے پیش نظر اور ان کی ذمے دارانہ خوبیوں اور صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انھیں دوبارہ عہدہ پر عارضی طور پر مقرر کر دیا گیا ہے۔ خان نوید الحق نے اپنے سابقہ دور ملازمت کے دورانیہ میں اردو زبان کی ترقی وترویج کے لیے کئی مثبت اقدامات کیے ہیں اور اپنے بے باکانہ رویے کی بدولت عوام و خواص میں کافی مقبول بھی رہے ہیں۔ اسی لیے اس انتخاب سے اب اُردو حلقوں کی بے چینی میں کافی حد تک کمی آئی ہے اور خوشی واطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نیز امید کی جا رہی ہے کہ خان نوید الحق اپنی صلاحیتوں، بے باک رویے اور سابقہ تجربات کی روشنی میں نئے نصاب تعلیم کے لیے یقینی طور پر ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔

نرسنگ، ٹیلرینگ اور اردو کی مفت کلاسیس

حیدرآباد:23 اپریل (راست) شفق فاطمہ ویلفیر ایجوکیشنل سوسائٹی ہاشم آباد، چندرائن گٹہ میں طالبات وخواتین کیلئے 45 روزہ سمر کیمپ کا انعقاد عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جس میں نرسنگ، ٹیلرنگ، ایڈوانس ایمبرائیڈری کی مفت تعلیم دی جائے گی۔ یہ کیمپ 1 مئی سے 15 جون تک منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ صرف نرسنگ کورس میں لڑکوں کیلئے بھی داخلے جاری ہیں۔ کورس مکمل کرنے والوں کو ڈپلوما سرٹیفکیٹ دیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے فون نمبرات :9391582924 یا 7675011142 پر ربط پیدا کیا جا سکتا ہے۔ سنٹر میں غریب طالبات، یتیم، بیواؤں وغیرہ کو مفت تکنیکی تعلیم ودیگر کورسیس کی مفت تربیت دی جاتی ہے۔ اس کے لئے اہل خیر حضرات ادارہ کو تعاون کرنا چاہتے ہیں تو بھی ربط پیدا کر سکتے ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ ریاض العلوم وریاض اسلامک اسکول میں قدیم وجدید طلباء کیلئے داخلوں کا اعلان

حیدرآباد:23 اپریل (راست) مولانا محمد ریاض احمد قادری حسامی ناظم ادارہ کے بموجب 1996 میں قائم کردہ شہر حیدرآباد کا قدیم دینی وعصری ادارہ مدرسہ اسلامیہ ریاض العلوم واقع مصطفی نگر فلک نما حیدرآباد میں قدیم وجدید داخلوں کا آغاز ہو چکا ہے جہاں دینی تعلیم شعبہ حفظ ناظرہ قرآن وقاعدہ مع تجوید وقرأت' دینیات کے علاوہ عصری تعلیم نرسری تا دسویں جماعت تعلیم کا بہترین نظم ہے۔ تعلیم، قیام، طعام علاج ومعالجہ ودیگر سہولتیں دستیاب ہیں۔ انٹر، ڈگری کے طلباء وطالبات دینی تعلیم وتربیت کے ساتھ ٹیوشنس بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کلاسیس وغیرہ کی سہولت طلباء وطالبات کو دی جاتی ہے۔ مدرسہ میں داخلوں کے آخری تاریخ 30 مئی 2024 ہے۔ داخلے کے اوقات صبح 9:30 بجے سے دوپہر 2:30 بجے ہوں گے۔ مزید تفصیلات کیلئے 9700358014 یا 8309728451 پر ربط کریں۔

پاکستان میں افغان تارکین وطن کو

جبری ملک بدری کے درمیان کثیر جہتی چیلنجوں کا سامنا

اسلام آباد-23/اپریل- ایم این این- پاکستان ان تارکین وطن کے لیے ایک بنیادی منزل کے طور پر کھڑا ہے جو افغانستان سے نکلنا چاہتے ہیں۔ جب کہ بہت سے تارکین وطن عارضی طور پر پاکستان میں مقیم ہیں، وہ دوسرے ممالک میں اپنے ہجرت کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ ان کے قیام کے دوران انہیں نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کے خاتمے کے بعد کے مہینوں میں، 600,000 سے زائد افراد قانونی یا غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہوئے۔ گزشتہ تقریباً تین سالوں کے دوران، افغان تارکین وطن کو رات کے وقت پولیس کے چھاپوں، عارضی رہائش کے مسائل، ان کی نقل مکانی کے معاملات کو نظر انداز کرنے، اور پاکستان میں جبری ملک بدری کے خطرے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مزید برآں، بہت سے واقعات میں، وہ مسلح حملوں اور اغوا کا شکار ہو چکے ہیں، جیسا کہ حالیہ لاپتہ ہونے والے تین افغان تارکین وطن جو تین دن کے بعد بھی لاپتہ ہیں۔ اسلام آباد میں افغان مہاجر کونسل کے سربراہ میر احمد روفی نے جمعرات کو تین افراد کی آمد کو اجاگر کرتے ہوئے میڈیا کے سامنے خدشات کا اظہار کیا، جن کے اہل خانہ نے کوئی مثبت یا منفی جواب موصول کیے بغیر پولیس اور متعلقہ حکام سے رابطہ کیا۔ ایک اور فرد، جو نئے پاکستان میں آیا، ایک المناک انجام سے دوچار ہوا، جس نے بڑھتے ہوئے خدشات کو اجاگر کیا۔ اگرچہ پاکستان میں افغان تارکین وطن کو نشانہ بنانے کے درست اعداد وشمار دستیاب نہیں ہیں، رپورٹس بتاتی ہیں کہ افغان تارکین وطن کو جبری ملک بدری کے خطرے کے علاوہ مختلف گروہوں کی جانب سے سنگین نقصان اور استحصال کا سامنا کرتے ہوئے پیچیدہ اور کثیر جہتی چیلنجز کا سامنا ہے۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کونسل کے سربراہ نے میڈیا کے سامنے اس صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اسے "انسانی تباہی" کہا جاتا ہے۔ خامہ پریس کے نتائج جو کہ افغانستان اور پاکستان کے میڈیا میں رپورٹس کا جائزہ لے کر حاصل کیے گئے ہیں، اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ افغان شہریوں کو پاکستان کے مختلف حصوں میں متعدد وجوہات کی بنا پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ ٹارگٹنگ، بنیادی طور پر پاکستانی پولیس کی طرف سے، اس رجحان میں سب سے نمایاں نمونہ کے طور پر ابھرتا ہے، جسے کئی واقعات میں دہرایا گیا ہے۔ رپورٹوں سے مشاہدہ کیا گیا ایک اور نمونہ مسلح چوروں کا اغوا یا مسلح ڈاکوؤں کا سامنا ہے، جس کا تازہ ترین معاملہ جمعرات کو اغوا کا ہے۔ یہ دونوں نمونے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران پاکستان میں نشانہ بننے والے تارکین وطن کا ایک بڑا حصہ حکومتی اداروں یا مسلح گروہوں کی جانب سے بھتہ خوری کا شکار ہوا ہے۔ رپورٹ میں اپنا نام ظاہر نہ کرنے کے خواہشمند ایک معتبر ذریعے نے خامہ پریس کو بتایا کہ پاکستانی پولیس جب تارکین وطن سے بھتہ وصول کرتی ہے تو متاثرین کے اعترافی بیانات میں غلط انحرافات درج کرتی ہے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ انہیں چوروں نے نشانہ بنایا ہے، جو کہ ایسا نہیں ہے۔ مزید برآں، تارکین وطن کے بارے میں ایک اور رپورٹ، جو کہ اس کی جامع نوعیت کے لیے قابل ذکر ہے اور افغانستان کے سال کے بہترین صحافی کا ایوارڈ حاصل کر رہی ہے، یہ ظاہر کرتی ہے کہ افغان تارکین وطن کو پولیس کی جانب سے ہراساں کرنا پاکستان میں ان کو درپیش ظلم وستم کی سب سے عام شکل ہے۔ بین الاقوامی فیڈریشن آف ہیومن رائٹس ڈیفنڈرز ان ایکسائل کے سربراہ سمیع اللہ عزیزی نے میڈیا کو بتایا کہ پاکستان میں افغان مہاجرین کا ایک بڑا حصہ معاشرے کی اشرافیہ اور دانشوروں پر مشتمل ہے جو ملک کے خاتمے کے بعد فرار ہو گئے۔ انہوں نے کہا "یہاں پاکستان میں زیادہ تر انسانی حقوق کے محافظ، ماہرین، یونیورسٹی کے پروفیسر، جج، صحافی، شاعر اور تمام افراد خطرے میں ہیں۔"

اسلام آباد میں سعودی شہری اغوا اور خاتون کا قتل

اسلام آباد- 23/اپریل- ایم این این- اسلام آباد کے ایف ایٹ سیکٹر سے سعودی شہری کے اغوا کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے جبکہ تھانہ انڈسٹریل ایریا کی حدود سے خاتون کی لاش ملی ہے۔ 18 اپریل کو مارگلہ تھانے میں درج ایف آئی آر کے مطابق سعودی سفارت کار بدر الحربی نے پولیس کو بتایا کہ ایک سعودی شہری حنان عبداللہ کو اسلام آباد کے ایف ایٹ سیکٹر سے اغوا کیا گیا تھا۔ سفارت کار نے الزام لگایا کہ عبدالواحد شاہد خان نامی شخص اغوا کا ذمہ دار ہے اور پولیس سے درخواست کی کہ اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور سعودی شہری کو بازیاب کرایا جائے۔ ادھر انڈسٹریل ایریا تھانے کی حدود میں فائرنگ سے خاتون جاں بحق ہوگئی۔ ایف آئی آر کے مطابق سفید رنگ کی کار میں سفر کرنے والے ایک شخص نے خاتون کو گولی ماری۔ متوفی پیرودھائی کی رہائشی اور چار بچوں کی ماں تھی۔ ایف آئی آر کے مطابق خاتون کے اپنے شوہر کے ساتھ تلخ تعلقات تھے۔

پاکستان کو پولیو کے نئے خدشات کا سامنا

کراچی- 23/اپریل- ایم این این- پاکستان میں کوئٹہ اور کراچی کے دو سیوریج کے نمونوں میں جنگلی پولیو وائرس ٹائپ 1 (WPV1) کی موجودگی کے لیے مثبت تجربہ کیا گیا ہے، جس سے صحت کے حکام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ نمونے جینیاتی طور پر وائرس کے درآمد شدہ YB3A کلسٹر سے جڑے ہوئے ہیں، جو پڑوسی ملک افغانستان میں موجود ہے اور اس سے قبل 2021 میں پاکستان سے ختم کر دیا گیا تھا۔ جنوری 2023 میں سرحد پار منتقلی کے ذریعے وائرس کے دوبارہ متعارف ہونے کے نتیجے میں 31 اضلاع کے ماحولیاتی نمونوں میں پولیو وائرس کا پتہ چلا ہے، یہ تمام YB3A پولیو وائرس جینیاتی کلسٹر کی نمائش کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ 2024 میں پاکستان میں رپورٹ ہونے والے دو پولیو کیسز بھی جینیاتی طور پر اس کلسٹر سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس صورتحال کے جواب میں، پاکستان کے نیشنل ایمرجنسی آپریشنز سینٹر برائے پولیو کے خاتمے نے عطیہ دہندگان اور شراکت دار تنظیموں کے لیے پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں پیش رفت اور چیلنجز پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک بریفنگ طلب کی۔ بریفنگ میں پاکستان کی حکومت اور شراکت داروں کی صحت عامہ کی عالمی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور پولیو کے خاتمے کے عزم کو اجاگر کیا گیا، جبکہ ملک میں پولیو وائرس کی منتقلی کو روکنے کے لیے تیز تر کوششوں کی ضرورت کو تسلیم کیا گیا۔

پاکستان میں ضروری ادویات عام شہریوں کی پہنچ سے دور

اسلام آباد- 23/اپریل- ایم این این- پاکستان کے طبی بنیادی ڈھانچے کا بحران آبادی کے ایک بڑے حصے کے لیے ضروری ادویات کو ناقابل برداشت بنا رہا ہے، جس میں 50٪ سے زیادہ بنیادی صحت کی خدمات تک رسائی سے محروم ہیں اور 42٪ صحت کی کوریج کے بغیر ہیں۔ انسولین جیسی ضروری ادویات اور انجیکشن کی قیمت خاص طور پر بوجھل ہے، ہر 10 دن میں انسولین کی ایک خوراک لاہور میں گھریلو ملازم کی تنخواہ کا تقریباً 40 فیصد ہے۔ حکومت کی جانب سے صحت کی دیکھ بھال کے لیے فنڈز کی کمی کی وجہ سے صورتحال مزید خراب ہو گئی ہے، پاکستان نے 2021 میں صحت کی دیکھ بھال پر اپنی جی ڈی پی کا صرف 84.0 فیصد خرچ کیا، جو کم درمیانی آمدنی والے ممالک میں اوسطاً 62.2 فیصد سے بھی کم ہے۔ اس فنڈنگ کی کمی نے پاکستان کو 189 ممالک میں سے 176 ویں نمبر پر پہنچا دیا ہے جو اس کی معیشت کے حجم کے لحاظ سے سرکاری صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات کے لحاظ سے ہے۔ ملک کا معاشی بحران، بڑھتی ہوئی غربت، مہنگائی اور بے روزگاری صحت کی دیکھ بھال کے بحران کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں، جس میں 21٪ آبادی غذائی قلت کا شکار ہے اور 44٪ پانچ سال سے کم عمر بچوں کی نشوونما رک گئی ہے۔ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلیوں کے شدید اثرات کا بھی سامنا ہے، جہاں تقریباً 25 فیصد آبادی بجلی تک رسائی سے محروم ہے اور دنیا میں بچوں کی اموات کی شرح سب سے زیادہ ہے۔

پاکستان میں خواجہ سیراوں کو موت کے بعد بھی توہین کا سامنا

پشاور-23/اپریل- ایم این این- اگرچہ خیبر پختونخواں میں معاشرے کے حاشیے پر زندہ رہنے والے خواجہ سراؤں کے لیے زندگی کے اتار چڑھاؤ سے گزرنا ہمیشہ ایک بہت ہی تکلیف دہ آزمائش ہوتی ہے، لیکن قبولیت کے لیے ان کی قسمت کی جدوجہد شاذ و نادر ہی موت پر ختم ہوتی ہے۔ خیبر پختونخواہ (K-P) کی ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو بدترین ظلم وستم کا سامنا ہے، ٹارگٹ کلنگ کے باقاعدہ واقعات ہر سال لاتعداد ٹرانس پرسنز کی جانیں لے لیتے ہیں۔ چونکہ کمیونٹی ایک اور بے گناہ ساتھی ممبر کے بے رحمانہ قتل کے سوگ میں متحد ہو رہی ہے، میت کے جنازے کی کارروائی کے لیے مولوی اور قبر کا پتہ لگانے کا اضافی غصہ اس کے اعصاب پر بہت زیادہ وزن رکھتا ہے۔ گزشتہ ماہ پشاور کے اقبال پلازہ میں بے دردی سے قتل ہونے والی کراچی سے تعلق رکھنے والی ایک خواجہ سیرا خاتون عاصمہ لتا کے دوستوں کو بھی ایسی ہی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، جب انہیں اپنے پیارے دوست کی تدفین کے لیے سات گھنٹے انتظار کرنا پڑا۔ اسماء کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے دو یا تین مقامی لوگوں سے بے مقصد التجا کرنے کے بعد، انہیں مذہبی تبلیغ سے وابستہ ایک غیر مقامی خواجہ سیرا کی مدد ملی، جو مہذبانہ طور پر مرحوم کی آخری رسومات ادا کرنے کے لیے آگے آیا۔ تاہم، یہ یقینی طور پر ایک واحد واقعہ کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا ہے کیونکہ چند سال قبل بھی، مقامی امام نے پشاور میں ٹارگٹ کلنگ کے اسی طرح کے ایک کیس میں قتل ہونے والے خواجہ سرا کے جنازے اور تدفین کی کارروائیوں کی نگرانی کرنے سے کھلے عام انکار کر دیا تھا۔ خیبر پختونخواہ میں، ایک ساتھی ٹرانس جینڈر دوست کو دفن کرنے کے لیے بے پناہ صبر کی ضرورت ہے۔ آرزو خان نامی ایک ٹرانس رائٹس کارکن اور ٹرانس الائنس خیبر پختونخواہ کی چیئرمین نے کہا کہ ہمیں لفظی طور پر مذہبی رہنماؤں اور مقامی لوگوں سے نماز جنازہ اور تدفین میں ہماری مدد کے لیے بھیک مانگنی پڑتی ہے۔ مزید برآں، ایک ٹرانس شخص کے لیے تدفین کی جگہ تلاش کرنا بھی اتنا ہی مشکل ہے۔ اسماء کی تدفین کے لیے ہمیں 000,120 روپے کا عطیہ جمع کرنا پڑا اس سے پہلے کہ اس کی میت کو ایمبولینس کے ذریعے تدفین کے لیے کراچی بھیجا جا سکے۔ اس میں نہ تو حکومت اور نہ ہی کسی نجی ادارے نے ہماری مدد کی۔ آرزو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئے دن خواجہ سراؤں کو بے دردی سے مارا جا رہا ہے لیکن ہمارے پاس انہیں دفنانے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ ٹرانس جینڈر ایسوسی ایشن کی صدر فرزانہ نے اتفاق کیا کہ قبرستانوں میں جگہ کی عدم دستیابی ایک سنگین مسئلہ ہے جو ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو دوچار کر رہا ہے۔ بہت سے علاقے ہمیں کسی خواجہ سرا کو دفنانے کی اجازت نہیں دیتے جس کی وجہ سے ہمیں انہیں رات کے اندھیرے میں چھپ کر دفن کرنا پڑتا ہے۔ فرزانہ کی شکایات پر آواز اٹھاتے ہوئے، نینا، ایک اور ٹرانس خاتون نے محسوس کیا کہ معاشرے میں زیادہ تر لوگ ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے ساتھ کسی دوسرے ملک کے اجنبیوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔ نینا نے روتے ہوئے کہا، "ہم خوشی کے ساتھ جشن کے مواقع پر تمام لوگوں کے ساتھ خوشی مناتے ہیں لیکن بدقسمتی سے اس تنگ نظر معاشرے میں کوئی بھی اپنے ساتھی خواجہ سرا کے قتل ہونے پر ہمارے آنسو پونچھنے کو تیار نہیں ہے۔ کے پی کے ٹرانس جینڈر ایسوسی ایشن سے ایکسپریس ٹریبیون کو موصول ہونے والے اعداد وشمار کے مطابق صوبے میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 126 خواجہ سراؤں کو قتل کیا گیا جب کہ فائرنگ، تشدد اور اغوا کے مختلف واقعات میں ایک ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ مزید یہ کہ صرف 2024 میں اب تک سات ٹرانس خواتین کو قتل کیا جا چکا ہے۔

پاکستان کا انٹرنیٹ پر کریک ڈاؤن جاری

پشاور-23/اپریل- ایم این این- پاکستان میں انٹرنیٹ پر کریک ڈاؤن کوئی نئی چیز نہیں ہے، اور ملک کسی حد تک ناگزیر مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر اپنی تازہ ترین پابندی کے ساتھ اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ملک نے حال ہی میں، قومی سلامتی کو برقرار رکھنے، امن عامہ کو برقرار رکھنے اور ملک کی سالمیت کے تحفظ کے مفاد میں پاکستانی صارفین کے لیے ایلون مسک کے ایکس تک رسائی کو محدود کر دیا ہے۔ پاکستان کی وزارت داخلہ کی جانب سے اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے پیش کی گئی نمائندگی کے مطابق جہاں اس نے ایکس پر پابندی کو تسلیم کیا تھا، ایکس سے پاکستان کی قومی سلامتی کے لیے خطرہ کو خفیہ ایجنسیوں نے ایک خفیہ رپورٹ میں جھنڈا لگایا تھا جس کے بعد داخلہ وزارت نے تمام طریقہ کار کے تقاضوں کو پورا کرنے کی زحمت کیے بغیر، X تک ملک کی رسائی کو ختم کر دیا۔

ریلائنس انڈسٹریز قبل از ٹیکس منافع میں 1 لاکھ کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کرنے والی پہلی بھارتی کمپنی بنی

ممبئی- 23/اپریل- 2024- ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ (آر آئی ایل) نے مارچ 2024 کو ختم ہونے والے سال کے لیے 10 لاکھ کروڑ روپے (9.119 بلین ڈالر) کی مجموعی آمدنی کی اطلاع دی ہے، جو صارفین میں مسلسل ترقی کی رفتار سے سال بہ سال 6.2 فیصد زیادہ ہے۔ جیو پلیٹ فارمز کی آمدنی میں سال بہ سال میں 7.11 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ نقل وحرکت اور گھروں میں 4.42 ملین صارفین کی مضبوط اضافہ اور اے آر پی یو میں مکس بہتری کا فائدہ ہے۔ ریلائنس ریٹیل کی آمدنی میں 8.17 فیصد اضافہ ہوا، نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے، مکیش ڈی امبانی، چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر، ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ نے کہا: ''آر آئی ایل کے تمام کاروباروں میں پہل نے ہندوستانی معیشت کے مختلف شعبوں کی ترقی کو فروغ دینے میں ایک قابل ذکر حصہ ڈالا ہے۔ یہ نوٹ کرنا خوش آئند ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ قومی معیشت، تمام طبقات نے ایک مضبوط مالیاتی اور آپریٹنگ کارکردگی درج کی ہے۔'' اس سے کمپنی کو متعدد سنگ میل حاصل کرنے میں مدد ملی ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ اس سال، ریلائنس ٹیکس سے پہلے کے منافع میں 000,100 کروڑ روپے کی حد کو عبور کرنے والی پہلی ہندوستانی کمپنی بن گئی۔'' امبانی نے کہا کہ ڈیجیٹل خدمات کے حصے کی کارکردگی کو سبسکرائبر بیس کی تیز رفتار توسیع سے بڑھایا گیا ہے، جس میں نقل وحرکت اور فکسڈ وائرلیس خدمات دونوں کی حمایت حاصل ہے۔ 108 ملین سے زیادہ ٹرو 5G صارفین کے ساتھ، جیو واقعی ہندوستان میں 5G تبدیلی کی قیادت کر رہا ہے۔ اب تک کے 2G صارفین کو اسمارٹ فونز میں اپ گریڈ کرنے سے لے کر، اے آئی سے چلنے والے حل تیار کرنے کی کوششوں کی قیادت کرنے تک، جیو نے ملک کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے میں اپنی صلاحیت کو ثابت کیا ہے۔ امبانی نے کہا کہ ریلائنس ریٹیل نے اپنی مضبوط اومنی چینل موجودگی کے ذریعے صارفین کو لامتناہی انتخاب فراہم کرنا جاری رکھا۔ انہوں نے مزید کہا ہم اسٹورز کی دوبارہ ماڈلنگ اور لے آؤٹس کی اصلاح کے ذریعے مصنوعات کی تفریق اور اعلیٰ آف لائن تجربہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے ڈیجیٹل کامرس پلیٹ فارمز ایک وسیع برانڈ کیٹلاگ کے ساتھ صارفین کو نئے حل بھی فراہم کرتے ہیں۔ ریلائنس ریٹیل اپنے منفرد اقدامات کے ذریعے لاکھوں تاجروں کو مضبوط کرنے کے لیے بھی کام کرتا ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ عالمی سطح پر ایندھن کی مضبوط مانگ، اور دنیا بھر میں ریفائننگ سسٹم میں محدود لچک، O2C طبقہ کے مارجن اور منافع کی حمایت کرتا ہے۔ کیمیکل انڈسٹری نے سال بھر میں تیزی سے چیلنجنگ مارکیٹ کے حالات کا تجربہ کیا۔ خرابی کے باوجود، قیمت کے انتظام کو ترجیح دینے والے ہمارے آپریٹنگ ماڈل کے ذریعے نمایاں مصنوعات کی پوزیشنوں اور فیڈ اسٹاک کی لچک کو برقرار رکھتے ہوئے، ہم نے ایک لچکدار کارکردگی پیش کی۔ امبانی نے کہا، "ہم اپنے منصوبوں اور اقدامات کے لیے پرعزم ہیں، بشمول نیو انرجی سیگمنٹ، جو کمپنی کو تقویت بخشیں گے، اور اسے مستقبل کے لیے پائیدار ترقی فراہم کرنے میں مدد کریں گے۔ گزشتہ روز جاری کئے گئے نتائج کے مطابق آر آئی ایل کی سہ ماہی کارکردگی پر، مجموعی آمدنی 64.2 لاکھ کروڑ روپے تھی، جو 8.10 فیصد سال بہ سال زیادہ تھی۔ KG D6 بلاک سے زیادہ حجم کے ساتھ تیل اور گیس کے حصے کی آمدنی میں 42 فیصد تیزی سے اضافہ ہوا۔ EBITDA تمام کاروباروں کے مضبوط تعاون کے ساتھ سال بہ سال میں 3.14 فیصد بڑھ کر 150,47 کروڑ روپے (7.5 بلین امریکی) ہو گیا۔

تائیوان عوامی مقامات پر چیانگ کائی شیک کے باقی تمام مجسموں کو ہٹائے گا

تائی پے- 23/اپریل- ایم این این- تائیوان کی حکومت آنجہانی صدر چیانگ کائی شیک کے باقی تمام مجسموں کو عوامی مقامات سے ہٹا دے گی جسے ان کی میراث اور سرزمین چین کے ساتھ تاریخی تعلق کو مٹانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ چیانگ نے 1975 میں اپنی موت تک تقریباً تین دہائیوں تک اس جزیرے پر حکومت کی۔ اس نے 1949 میں اپنی قوم پرست یا کومنتانگ فوجوں کی قیادت تائیوان کی اور کمیونسٹوں کے ہاتھوں خانہ جنگی میں شکست کھانے کے بعد، مارشل لاء کا اعلان کرتے ہوئے جزیرے پر ایک عبوری حکومت قائم کی۔ ائیوان کی آزادی کی طرف جھکاؤ رکھنے والی ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی کی حکومت نے 2018 میں چیانگ کی حکمرانی کی تحقیقات کے لیے ایک عبوری انصاف کمیشن قائم کیا، جس میں یہ معلوم ہوا کہ سیاسی مخالفین پر ظلم کیا گیا اور اس نے کے ایم ٹی کو فائدہ پہنچانے کے لیے سرکاری فنڈز کا غلط استعمال کیا۔ کمیشن کی تجاویز میں سے ایک تائیوان میں چیانگ کے ہزاروں مجسموں کو ہٹانا تھا۔ ناقدین نے چیانگ کو ایک ڈکٹیٹر قرار دیا ہے جس نے 1947 میں بدامنی کے دوران سینکڑوں شہریوں کو مارنے کے لیے فوج بھیجی تھی اور کہا تھا کہ وہ یاد کیے جانے کے لائق نہیں ہے۔ پیر کے روز، کابینہ کے ایک اہلکار نے مقننہ کو بتایا کہ وزارت داخلہ تیزی سے چیانگ کے 760 سے زیادہ مجسموں کو ہٹا دے گی جو ابھی تک جزیرے میں کھڑے ہیں۔ کابینہ کے تحت انسانی حقوق اور عبوری انصاف کے محکمے کے ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل شیہ یو نے کہا کہ وزارت انہیں ہٹانے کے لیے مقامی اور مرکزی حکومتوں کے ساتھ رابطہ کرے گی۔ انہوں نے کہا، "وزارت داخلہ نے متعلقہ محکموں کے ساتھ [ہٹانے [کے سلسلے میں بات چیت اور ہم آہنگی کی ہے اور انہیں ایسا کرنے کی ترغیب کے طور پر سبسڈی فراہم کی ہے۔ شی اس عمل کو تیز کرنے کے لیے ڈی پی پی کے قانون ساز ہوانگ جی کی کال کا جواب دے رہے تھے۔ ہوانگ نے کہا کہ حکومت نے مجسموں کو ہٹانے کے لیے متعلقہ یونٹوں کو تقریباً 000,3 امریکی ڈالر کی سبسڈی کی پیشکش کی تھی، لیکن درج کردہ 934 مجسموں میں سے صرف 165 کو ہی گرایا گیا تھا۔

آج شام انتخابی تشہیری مہم کا اختتام

ضلع میں دفعہ 144 کا اطلاق؛ ہر جگہ سخت انتظامات

ناندیڑ:23/اپریل (ورق تازہ نیوز) 16- ناندیڑ لوک سبھا انتخابات کے آخری 48 گھنٹے کل بدھ کو شام 6 بجے شروع ہوں گے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو 48 گھنٹے کے لیے اپنی انتخابی مہم کا اختتام کرنا ہوگا اور ووٹنگ 26 اپریل کو صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ہوگی۔ جگہ جگہ انتظامات سخت کئے گئے ہیں اور ضلعی انتظامیہ نے بے خوف ماحول میں زیادہ تعداد میں ووٹ ڈالنے کی اپیل کی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے آج تمام نظاموں کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ ڈسٹرکٹ الیکشن ریٹرننگ آفیسر اور کلکٹر ابھجیت راوت نے ہنگولی حلقوں میں آنے والے ڈویژنوں کے سربراہوں اور بھوکر، ناندیڑ نارتھ، ناندیڑ ساؤتھ، نائگاؤں، دیگلور، مکھیڑ، کنوٹ اور حدگاؤں کے تمام اسسٹنٹ الیکشن افسروں کے ساتھ تیاری کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔

کل 18 لاکھ 51 ہزار ووٹرز: ناندیڑ لوک سبھا حلقوں یعنی بھوکر (2,94,409)، ناندیڑ شمال (3,46,886)، ناندیڑ جنوب (3,08,790)، نائگاؤں (3,01,299)، دیگلور (3,03,943)، مکھیڑ (2,96,516) کل 18 لاکھ 51 ہزار 843 ووٹر اپنے حق کا استعمال کریں گے۔ اس میں 9 لاکھ 55 ہزار 84 مرد، 8 لاکھ 96 ہزار 617 خواتین اور 142 تھرڈ کلاس شامل ہیں۔ یہ ووٹنگ 2062 مراکز پر ہوگی۔ کلکٹر ابھجیت راوت کے ذریعہ ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 144 کے مطابق ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 144، لوک سبھا حلقوں میں پولنگ کے اختتام کے مقررہ وقت سے 48 گھنٹے قبل نافذ ہوجائے گی۔ اس کا نوٹس لینے کی درخواست ہے۔ اس دوران عوامی جلسوں کا اہتمام نہیں کیا جا سکتا۔ مائیکروفون استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ غیر قانونی طور پر جمع نہیں کر سکتے۔ واضح کیا گیا ہے کہ پانچ سے زیادہ افراد اکٹھے نہیں ہوسکتے.

بوتھ مینجمنٹ اہم ہے: اس کے ساتھ ہی سیاسی جماعتوں کو انتخابی بوتھ کہاں قائم کرنے چاہئیں، بوتھس کا انتظام کیسے کیا جائے، بینر میٹنگ کے انتظامات اور ہجوم کے انتظام کے حوالے سے پابندیاں جاری کی گئی ہیں۔ پولنگ سٹیشنز کے قریب اسلحہ رکھنے یا ڈسپلے کرنے پر پابندی ہے۔

سخت سکیورٹی: ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی رہنمائی میں ضلع میں مناسب انتظامات کئے جارہے ہیں۔ سنٹرل ریزرو فورس کی پولیس ٹیموں کے ساتھ پولیس ٹیموں کو سیکورٹی کے لیے صحیح جگہوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ انتخابی مرکز پر سیکیورٹی کے بھی سخت انتظامات کیے جائیں گے۔

سیاسی رہنماؤں کی موجودگی پر پابندیاں: حلقے سے باہر سیاسی رہنماؤں اور کارکنوں کو انتخابی مہم ختم ہونے سے 48 گھنٹے قبل حلقہ چھوڑنے کی درخواست کی گئی ہے۔ انتخابی مہم کا دورانیہ ختم ہونے کی وجہ سے اس ضلع، حلقے کے نان ووٹرز، سیاسی کارکنوں، پارٹی کارکنوں، انتخابی کارکنوں، انتخابی کارکنوں کی موجودگی محدود کردی گئی ہے۔

موبائل فون کے استعمال پر پابندی: رائے دہندگان کے لیے ایک اہم نوٹس میں کلکٹر نے واضح کیا ہے کہ پولنگ اسٹیشن کے 100 میٹر کے اندر، پولنگ اسٹیشن کے آس پاس اور پولنگ اسٹیشن کے اندر کمیشن کے ذریعہ اختیار کردہ افراد کے علاوہ کسی بھی شخص کے موبائل فون کا استعمال ممنوع ہے۔ امیدواروں، ان کے نمائندوں، پولنگ ایجنٹس، ووٹرز کے ساتھ ساتھ میڈیا کے نمائندوں کو بھی اس کا نوٹس لینا چاہیے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ کوئی بھی پولنگ سٹیشن میں موبائل فون لے کر داخل نہیں ہوسکتا۔

عوامی تعطیلات؛ بازار بند: پولنگ 26 اپریل کو ہے اور اس دن صرف پولنگ کے لیے عام تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔ لیبر کمشنر کے توسط سے ایک حکم جاری کیا گیا ہے کہ اس مدت کے دوران جن مقامات پر ضروری اور نجی ادارے، دکانیں اور ریستوران کھلے ہیں وہاں کی تمام انتظامیہ ملازمین کو کم از کم دو گھنٹے کی چھٹی دیں۔ جمعہ 26 اپریل کو ضلع کے تمام ہفتہ وار بازار بند کردیے گئے ہیں۔ جس جگہ ہفتہ وار بازار ہوتا ہے دوسرے دن بازار لگے گا۔

شراب کی فروخت پر 48 گھنٹے کی چھوٹ: امن وامان کے لیے بدھ کی شام 6 بجے سے پولنگ ختم ہونے تک 48 گھنٹوں کے لیے شراب کی فروخت بند کردی گئی ہے۔

ریڈیو پیغام بلک ایس ایم ایس پابندی: ضلعی انتظامیہ نے 48 گھنٹے کے امن کے دوران الیکشن سے متعلق نشریات اور نجی چینلز پر نشر کرنے سے روکنے کی ہدایات بھی دی ہیں۔ ساتھ ہی موبائل پر بلک ایس ایم ایس سروسز کو بھی اس مدت کے دوران بند رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

بی جے پی کہتی ہے کہ 'پکچر ابھی باقی ہے'، تو کیا سلنڈر اب 4000 روپے کا ملے گا؟ جیتو پٹواری کا مودی حکومت سے سوال

لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران لگاتار مرکز کی مودی حکومت پر حملہ ا?ور دکھائی دے رہے ہیں۔ اس درمیان مدھیہ پردیش کانگریس صدر جیتو پٹواری نے ہوشنگ ا?باد پارلیمانی حلقہ سے کانگریس امیدوار سنجے شرما کی حمایت میں رائے سین واقع اودے پور میں منعقد جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی حکومت اور اس کی پالیسیوں کو عوام مخالف قرار دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ اس مرتبہ کا لوک سبھا انتخاب جمہوریت کو بچانے کے لیے بہت اہم ہے۔ اپنے خطاب میں جیتو پٹواری نے کہا کہ ''بی جے پی کہتی ہے پی ایم مودی کی 10 سالہ حکومت تو صرف ایک ٹریلر ہے، پوری پکچر ابھی باقی ہے۔ ایسے میں ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر 1200 روپے کا سلنڈر مل رہا ہے تو کیا اب 4000 روپے کا سلنڈر فروخت ہوگا، اور 400 روپے لیٹر پٹرول-ڈیزل بھی پوری پکچر کا حصہ ہوگا؟'' انھوں نے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ''مرکزی حکومت نے جھوٹی گارنٹی دی تھی جس میں 3000 روپے لاڈلی بہنا کو، کسانوں کو 2700 گیہوں کی قیمت، 3100 دھان کی قیمت اور 450 روپے میں سلنڈر دینے کی بات کہی تھی۔ پوچھیے کہ کیا ہوا اس گارنٹی کا۔ ا?ج ہر گھر میں بے روزگاری ہے۔ ای ڈی-سی بی ا?ئی کا غلط استعمال کر بی جے پی عوام کو گمراہ کرنا چاہتی ہے، جبکہ بی جے پی کے لیڈران کے خلاف لوک ا?یکت میں معاملہ ہے اور حکومت اجازت نہیں دے رہی ہے۔

مودی سرکار نے صرف تیقن دیا، کوئی عملی اقدام نہیں کیا

مہنگائی اور بے روزگاری کے خاتمے کیلئے کانگریس کو ووٹ دیں: وسنت چوہان

دھرم آباد: (نامہ نگار) دھرم آباد میں کانگریس پارٹی کے انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ناندیڑ حلقہ لوک سبھا کے امیدوار وسنت راو چوہان نے کہا کہ گزشتہ دس سال میں مودی سرکار نے صرف تیقن دیا۔ کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا جس سے مہنگائی' بے روزگاری اور بے کاری کا خاتمہ ہوتا۔ اس وقت ایک عام آدمی کو زندگی گزارنا مشکل ہوگیا ہے۔ اگر ملک کے دستور و جمہوریت کو بچانا ہے تو کانگریس کی نشانی پنجے کو ووٹ دیجئے۔ سابق وزیراعلیٰ اشوک راو چوہان کے بی جے پی میں شامل ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کانگریس کے سبھی ووٹرس بی جے پی میں گئے ہیں۔ 23/اپریل کو گجراتی کالونی کے میدان میں جلسہ میں بڑی تعداد میں عوام پہونچے تھے وہ کانگریس کے قائدین کو سننا چاہتے تھے لیکن دوپہر دو بجے کے بعد موسلادھار بارش غیر موسمی بارش شروع ہوگئی تاہم لوگ پانی میں بھیگنے کے باوجود واپس گھروں کو نہیں لوٹے۔ اس واقع سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کانگریس اور کانگریس کے امیدوار کے مداح ہیں۔ جلسہ شام پانچ بجے شروع ہوا لیکن لوگ بیٹھے ہی رہے۔ ناندیڑ لوک سبھا حلقہ انتخاب کے امیدوار وسنت چوہان جیسے ہی جلسہ گاہ پہونچے لوگوں نے تالیاں بجا کر اُن کا استقبال کیا۔ جلسہ میں کانگریس کی دوست پارٹیوں کے لیڈران موجود تھے۔ ٹھاکرے شیوسینا کے تعلقہ پُرکھ راچند ریڈی' گنیش گری ضلع آرگنائزر' ماروتی' بالاجی بنسوڑے' گنپت کاترے' سابق صدر بلدیہ ستارسیٹھ' کے علاوہ راشٹروادی کانگریس (شرد پوار) کے عہدیدار منچ پر بیٹھے دکھائی دیئے۔

ڈویژنل کمشنر کے ذریعہ مہاراشٹر ڈے کی تیاریوں کا جائزہ

اورنگ آباد:23/اپریل (ورق تازہ نیوز) یوم مہاراشٹر کے موقع پر پرچم کشائی کا مرکزی سرکاری پروگرام یکم مئی کو پولیس کمشنر آفس اورنگ آباد کے دیوگیری میدان میں منعقد

ہوگا۔ ڈویژنل کمشنر مدھوکر راجے ارداد نے آج ہدایات دیں کہ پروگرام کی کامیابی کے لیے متعلقہ محکمہ کو جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اسے صحیح طریقے سے نبھانے کے لیے تال میل سے کام کرنا چاہیے۔ یوم مہاراشٹرا کے اہم سرکاری پروگرام کی تیاری کی ایک میٹنگ ڈویژنل کمشنر آفس میں ڈویژنل کمشنر مدھوکر راجے ارداد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر پروگرام کی منصوبہ بندی کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ میٹنگ کے آغاز میں ڈپٹی کمشنر جگدیش منیار نے پروگرام کے کام کے بارے میں محکمہ وار جانکاری دی۔ اس موقع پر کلکٹر دلیپ سوامی، ڈپٹی کلکٹر پربھودیا مولے، میونسپل ڈپٹی کمشنر رنجیت پاٹل کے علاوہ پولس کمشنر آفس، محکمہ تعمیرات عامہ، میونسپل کارپوریشن، ریجنل ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے افسران موجود تھے۔

حضور صاحب ناندیڑ - رائچور ایکسپریس اور رائچور - پربھنی ایکسپریس جزوی طور پر منسوخ

ناندیڑ:23/اپریل (ورق تازہ نیوز). 01 ٹرین نمبر 17664 حضور صاحب ناندیڑ - رائچور ایکسپریس 22 اپریل سے 26 مئی 2024 تک ٹنڈور سے رائچور کے درمیان جزوی طور پر منسوخ کردی گئی ہے۔

.02 ٹرین نمبر 17663 رائچور - 22 اپریل سے 26 مئی 2024 تک رائچور سے تندور کے درمیان حضور صاحب ناندیڑ ایکسپریس کو جزوی طور پر منسوخ کردیا گیا ہے۔

ممبئی کے لوگوں کی جیبیں کاٹنے والے اڈانی کے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ رد کیا جائے: سریش چندر راج ہنس

ممبئی: ممبئی والوں کو جہاں شدید گرمی کا سامنا ہے وہیں اڈانی کمپنی نے بجلی کے نرخ بڑھا کر ممبئی والوں کو ایک اور جھٹکا دیا ہے۔ بجلی کے نرخ میں یہ اضافہ یکم مئی سے لاگو ہوگا۔ یہ اضافہ ممبئی والوں کی جیبیں کاٹنے والا ہوگا اور شدید گرمی سہجو رہے لوگوں اڈانی کے بجلی کے نرخوں میں اضافے کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ ممبئی والوں خاص طور سے جھوپڑ پٹیوں اور چھوٹے مکانوں میں رہنے والے غریبوں کے لیے بہت بڑا بوجھ ہوگا۔ اس لیے اڈانی بجلی کی شرح میں ہونے والا یہ اضافہ فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ یہ مطالبہ ممبئی کانگریس کے سلم سیل کے صدر سریش چندر راج ہنس نے کیا ہے۔ سریش راج ہنس نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ اڈانی پاور نے اپنی بجلی کی قیمتوں میں 70 پیسے کا اضافہ کر کے 1.70 روپے فی یونٹ کردیا ہے اور ممبئی والوں کو اس بڑھتے ہوئے بجلی کے بل سے نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کچی آبادیوں میں رہنے والے غریب، محنت کش اور متوسط طبقے کے خاندان بھی بجلی کی قیمتوں میں اس اضافے سے متاثر ہوں گے۔ جیسے جیسے ممبئی میں درجہ حرارت بھی بڑھ رہا ہے، پنکھے، اے سی، کولر کا بڑی مقدار میں استعمال ہو رہا ہے، اس لیے گرمیوں میں اس قیمت میں اضافے نے عام لوگوں کو حیران کردیا ہے۔ اڈانی کی بجلی کی شرح میں اضافے سے ممبئی کے 30 لاکھ لوگ متاثر ہوں گے، ٹاٹا پاور نے بھی بجلی کے نرخ بڑھا دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے دور میں مہنگائی نے عوام کا جینا مشکل کر دیا ہے۔ حکومت مہنگائی کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہوچکی ہے اور نجکاری کی وجہ سے حکومت کا اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ عام لوگوں کا اس صورت حال میں جینا مشکل ہوگیا ہے۔ سریش چندر راج ہنس نے یہ بھی کہا کہ حکومت کو اس پر توجہ دینی چاہئے اور عام ممبئی والوں کو اس قیمت کے اضافے سے بچانا چاہئے۔

'میری ماں کا منگل سوتر اس ملک پر قربان ہوا

اندرا گاندھی نے اپنا سونا ملک کو دیا'، پرینکا کا پی ایم مودی پر جوابی حملہ

بنگلور: وزیراعظم نریندر مودی نے گزشتہ اتوار کو راجستھان کے بانسواڑہ میں جو انتہائی متنازعہ بیان دیا تھا، اس پر اپوزیشن لیڈران لگاتار حملہ آور ہیں۔ اب کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے کرناٹک میں جلسہ ؟ عام سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی پر ان کے بیان کے لیے شدید ترین حملہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''میری ماں کا منگل سوتر اس ملک پر قربان ہوا ہے اور پی ایم مودی کہہ رہے ہیں کہ کانگریس پارٹی آپ کا منگل سوتر اور سونا چھین لے گی۔ ملک میں 55 سال تک کانگریس کی حکومت رہی ہے، کسی نے آپ سے آپ کا سونا اور منگل سوتر چھینا؟ اندرا گاندھی جی نے جنگ میں اپنا سونا ملک کو دیا تھا۔'' وزیراعظم مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''مودی جی منگل سوتر کی اہمیت کو سمجھتے تو ایسی غیر اخلاقی باتیں نہیں کرتے۔ کسان پر قرض چڑھتا ہے تو اس کی بیوی اپنے زیور گروی رکھتی ہے، گھر کے بچوں کی شادی ہوتی ہے تو خواتین اپنے زیورات گروی رکھتی ہیں، نوٹ بندی میں جب خواتین کی بچت لے لی گئی، تب مودی جی کہاں تھے؟ لاک ڈاو?ن میں جب مزدور پیدل چلے، خواتین نے اپنے گہرے گروی رکھے تب مودی جی کہاں تھے؟ کسان تحریک میں سینکڑوں کسان شہید ہوگئے، ان کی بیوگان کے منگل سوتر کے بارے میں مودی جی نے نہیں سوچا۔ منی پور میں ایک جوان کی بیوی کو برہنہ کر گھمایا گیا، تب اس کے منگل سوتر کے بارے میں نہیں سوچا۔ آج ووٹ پانے کے لیے خواتین کو ڈرا رہے ہیں۔ مودی جی، آپ کو شرم آنی چاہیے۔'' قابل ذکر ہے کہ پرینکا گاندھی نے آج کرناٹک کے بنگلورو اور چترد رگ میں پارٹی امیدواروں کے لیے انتخابی تشہیر کی۔ اس دوران انھوں نے مرکز کی مودی حکومت کو نہ صرف تنقید کا نشانہ بنایا بلکہ وزیر اعظم نریندر مودی کو پوری طرح سے کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ انھوں نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے سوال کیا کہ ''پی ایم مودی کے 10 سال کی مدت کار میں آپ کو کیا ملا؟ آپ کو 'سپر مین' کی تصویر دکھا کر 'مہنگائی مین' دے دیا گیا۔'' لوک سبھا انتخاب سے ٹھیک پہلے دو ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ کی گرفتاری کا تذکرہ کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''انتخاب سے پہلے دو وزرائے اعلیٰ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملک کی سب سے بڑی اپوزیشن پارٹی کے بینک اکاو? نٹس بند کر دیے گئے۔ نریندر مودی کہتے ہیں کہ پوری دنیا بدعنوان ہے، صرف وہی ایماندار ہیں۔ لیکن خود ہی الیکٹورل بانڈ لے کر آئے، جو 'ہفتہ وصولی' کی اسکیم تھی۔'' ساتھ ہی وہ پی ایم مودی کو چیلنج پیش کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ''میں نریندر مودی جی کو چیلنج دیتی ہوں، اس انتخاب کو مہنگائی، بے روزگاری، تعلیم اور طبی سہولیات پر لڑ کر دکھائیں۔ وہ لوگوں کی زندگی میں کون سی ترقی لائے ہیں، پورے ملک کو یہ بتائیں۔''

پربھنی کے مسلمانوں کا جمہوریت کی بقاء کے لیے

انڈیا اتحاد کے امیدوار بنڈو جادھو کی تائید کا اعلان

پربھنی:23 اپریل (راست) درپیش پارلیمانی الیکشن میں مسلمانان پربھنی نہایت کشمکش کا شکار تھے ایک طرف بی جے پی جیسی فاشسٹ پارٹی تھی تو دوسری طرف شیوسینا جس کے تعلق سے مسلمانوں میں نفرت تھی اور ایسا کوئی مضبوط تیسرا متبادل نہیں تھا جسے ووٹ دے کر فاشسٹوں کو اقتدار سے دور رکھا جاتا، اس لیے عام مسلمانوں کا یہ ذہن بن رہا تھا کہ بحالت مجبوری ہی کیوں نہ سہی انھیں شیوسینا کے امیدوار اور موجودہ ایم پی سنجے جادھو کو ووٹ دینا پڑے گا، دوسری طرف کچھ لوگ ذاتی طور پر جا کر سنجے جادھو سے روابط بڑھا کر اپنا الو سیدھا کررہے تھے لیکن عام مسلمان کشمکش کا شکار تھا، وہیں یہ بھی لگ رہا تھا کہ پربھنی میں مسلمانوں کی کوئی نمائندہ قوت اب باقی نہیں رہ گئی ہے۔ مزیدار بات یہ کہ وہ ووٹر جن کے لیے کل تک بنڈو جادھو مسیحا اور ہندوتو کا چیمپئن تھا آج وہ سب کے سب اس کے خلاف ہوگئے۔ ایسی صورت حال میں مہایوتی کے امیدوار کی کامیابی کے امکانات واضح ہو رہے تھے، ایسے میں مسلمانوں کے کسی متفقہ فیصلے کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جارہا تھا اور مختلف سطح پر اس کے لیے گفت وشنید کا سلسلہ بھی جارہا تھا جس کا نتیجہ گزشتہ روز پھلے ودیالیہ کے انا صاحب گوہانے ہال میں منعقدہ ایک مشترکہ اجلاس میں سامنے آیا۔ بتاریخ 21 اپریل کی شب تقریباً دس بجے انا صاحب گوہانے ہال میں مختلف الخیال اور مختلف جہت میں کام کرنے والی سماجی، ملی، تعلیمی و مذہبی تنظیموں کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس کی میزبانی جماعت اسلامی سے منسلک تنظیم ایم این ایف نے کی۔ اس کے ذمہ دار صدیق خاں نے سب سے پہلے تمہیدی کلمات کے لیے حاجی غلام محمد مٹھو کو آواز دی۔ آل انڈیا میمن جماعت فیڈریشن کے نائب صدر و سابق کونسلر غلام محمد مٹھو نے اس اجلاس کے انعقاد کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ شیوسینا سے مسلمانوں کے آج تک نہایت کشیدہ تعلقات رہے اور ہم کبھی ایک دوسرے کے تعلق میں نہیں آئے لیکن آج ملک کے حالات کا تقاضہ ہے ہم بہت ساری تلخ یادوں کو فراموش کر کے جمہوریت کی بقاء کے لیے مل کر آگے بڑھیں۔ انھوں نے کہا کہ گو کہ عام مسلمان بنڈو جادھو سے دور تھا لیکن ایسے بھی مسلمان تھے جو ان سے تعلقات بنائے ہوئے تھے اور انھوں نے ان کے اپنے تعلق کو نبھایا۔ مولانا رفیع الدین اشرفی نے بنڈھو جادھو کو دیے گئے مراٹھی تائیدی لیٹر کو اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں ان سے توقع کی گئی کہ وہ اپنے پانچ سالہ دور میں جمہوریت کی بقاء، دستور کی بالادستی و اقلیتوں بالخصوص مسلم اقلیت کے دستوری تیقنات کے تحفظ کے ساتھ اس حلقہ کی ہمہ جہت ترقی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لیے کام کریں گے، نیز جب جب بھی حلقہ کے مسلم ووٹرس کو ان کے تعاون کی ضرورت ہوگی وہ تعاون کریں گے۔ مہاسہیوگ فاونڈیشن کی نمائندگی کرتے ہوئے انجینئر عبدالصمد صاحب نے محلہ کمیٹیوں کی جانب سے نئے ووٹرس کے ناموں کے اندراج کے لیے کی گئی کوششوں کی سراہنا کی۔ رکن راجیہ سبھا مسز فوزیہ خاں نے اس امر پر اور نئی رنگی زمانہ پر اظہار حیرت کیا کہ کل ہم جن کو ہرانے کے لیے کام کررہے تھے آج ان ہی کی جیت کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ صدیق احمد خاں نے بتایا کہ گزشتہ آٹھ مہینوں میں تقریباً چالیس ہزار سے زائد نئے ووٹرس کا اندراج کرایا ہے۔ اس موقع پر بنڈو جادھو نے ماضی میں غلط فہمیوں کی بنیاد پر ہونے والی کچھ تلخیوں کے لیے معذرت طلب کرتے ہوئے بتایا کہ انھوں نے اپنے کام لے کر آنے والے کسی بھی مسلم کے کسی کام سے کبھی انکار نہیں کیا۔ مسلم سماج کی توقعات کو اصولی قرار دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ان توقعات کی تکمیل کے لیے پابند ہیں انھوں نے مسلم سماج کی جانب سے دی گئی تائید کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس موقع ڈائس پر سابق ایم ایل اے وجے گوہانے، ڈاکٹر ظفر اقبال، ندیم انعامدار بھی موجود تھے۔ اس اجلاس میں علمائے کرام، مفتیان کرام، آئمہ، مختلف تنظیموں کے نمائندے جن میں جماعت اسلامی (دونوں) جمعیت العلماء، مہاسہیوگ فاونڈیشن، رحمانی فاونڈیشن، ایس آئی او یوتھ ونگ، صفا بیت المال کے نمائندگان، مختلف برادریوں جیسے میمن، گھانچی، باغبان، قریشی، عطار، منیار، تمبولی، بیلدار کے نمائندے و اخبارات کے نامہ نگاران کے علاوہ معززین شہر کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس موقع پر یہ اعلان کیا گیا کہ مسلم سماج انڈیا الائنس کے امیدوار کے نشان مشعل پر مہر لگائیں گے۔

مختار انصاری کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی' زہر سے نہیں

لکھنو: مختار انصاری کی viscera ٹسٹ رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ کوئی زہر نہیں پایا گیا۔ مختار انصاری کی موت 28 مارچ کو ضلع باندہ کے رانی درگاوتی میڈیکل کالج ہاسپٹل میں دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سے اس کی توثیق ہوئی جبکہ ان کے خاندان نے الزام عائد کیا تھا کہ انہیں جیل میں دیر سے اثر کرنے والا زہر دیا گیا۔

سلمان خان فائرنگ کیس تاپی دریا سے دو پستول اور کارتوس برآمد

ممبئی: ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان کی رہائش گاہ کے باہر فائرنگ میں مبینہ طور پر مستعملہ اسلحہ کی برا?مدگی کے لیے تلاشی مہم کے دوران گجرات کے تاپی دریا سے دو پستول، میگزین اور کارتوس برا?مد کیے۔ ایک عہدیدار نے کہا کہ کرائم برانچ نے پیر سے ا?غاز کردہ تلاشی مہم کے دوران دو پستول، تین میگزین اور 13 کارتوس برا?مد کیے۔ ''انکاو?نٹر اسپیشلسٹ'' سینئر پولیس انسپکٹر دیا نائیک سمیت 12 عہدیداروں کی ٹیم ہنوز موقع پر ہی موجود ہے۔ غوطہ خوروں کی مدد سے تلاش جاری ہے۔ واضح رہے کہ 14 / اپریل کو دو گرفتار ملزمین وکی گپتا (24) اور ساگر پال (21) نے ممبئی کے باندرا علاقہ میں واقع 58 سالہ خان کی رہائش گاہ گیا لکسی اپارٹمنٹ کے باہر مبینہ طور پر فائرنگ کی تھی۔ تکنیکی نگرانی کی بنیاد پر ممبئی اور کچھ پولیس کی مشترکہ ٹیموں نے انہیں 16 / اپریل کو گجرات کے بھوج ٹاو?ن کے قریب ماتا نو مدھ کے مندر سے گرفتار کیا تھا۔ بعد ازاں مزید تحقیقات کے لیے انہیں ممبئی پولیس کے حوالے کردیا گیا۔ ذرائع کے مطابق پوچھ تاچھ کے دوران دونوں نے پولیس کو بتایا کہ فائرنگ کے بعد ممبئی سے بذریعہ سڑک سورت پہنچنے کے بعد جب وہ بذریعہ ٹرین بھوج فرار ہورہے تھے تو ریلوے پل سے ہتھیار تاپی دریا میں پھینک دیے۔ دونوں کا خان کے گھر کے باہر فائرنگ کا بنیادی مقصد بادی النظر میں ''دہشت'' پیدا کرنا ہے۔ ممبئی پولیس نے اس کیس کے سلسلے میں جیل میں بند گینگسٹر لارنس بشنوئی اور اس کے چھوٹے بھائی انمول بشنوئی کو ''مطلوم ملزمین'' قرار دیا۔ گپتا اور پال کو بشنوئی برادران سے ہدایات مل رہی تھیں۔

ممبئی ایرپورٹ پر نوڈل کے پیاکٹس میں مخفی ہیرے ضبط

ممبئی: ممبئی ایرپورٹ پر کسٹم محکمہ نے نوڈلس کے پیاکٹس میں مخفی ہیرے اور مسافر کے جسم اور سامان میں مخفی سونا ضبط کرلیا جس کی مالیت 6.46 کروڑ روپے بتائی گئی۔ ممبئی سے بینکاک جانے والے ہندوستانی شہری کو روکا گیا جو اپنے ٹرالی بیاگ کے اندر نوڈلس کے پیاکٹس میں ہیرے چھپا کر اسمگل کررہا تھا۔ بعد ازاں مسافر کو گرفتار کرلیا گیا۔ کولمبو سے ممبئی ا?نے والے ایک بیرونی شہری کو بھی روکا گیا جس کے زیر جامہ میں 321 گرام سونا پایا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے یہاں پہنچنے والے 10 ہندوستانی شہریوں سے 4.04 کروڑ کا سونا ضبط کیا گیا جو مقعد اور جسم کے دیگر اعضاء اور سامان میں چھپایا گیا تھا

WISE TONE
EDUCATION INSTITUTE
wise tone creates leader.....
Add.Sai Nagar near Ajanta stone Mafco,road Nanded
+9198340 94577
Admission Are Open
Office Timing 11:00 AM to 5:00PM
Pre-School
English & Arabic
اے دوست! تین برائیاں جس کے پاس ہو وہ کبھی اپنی اور اپنوں کی زندگی کو ایک اچھا مستقبل نہیں دے سکتا۔
حرام رزق کمانہ، والدین کی نہ فرمانی کرنا اور بد کردار لوگوں کے ساتھ اپنا دوستانہ رکھنا۔
حرام روزی سے دل مردہ ہوجاتا ہے اور مردہ دل میں محبت الٰہی داخل نہیں ہو سکتی یہی تو وجہ ہوتی ہے اچھے عمل کے بارے میں جانتے ہوئے بھی ہم سے اچھے عمل نہیں ہوتے۔ والدین کی نہ فرمانی سے اللہ تیرے کسی عمل سے راضی نہ ہوگا اور رہی برے دوست وہ تجھے کبھی اچھائی کے قریب ہی نہیں آنے دیں گے۔ (واثق)
@wisetone4ecare Follow us

THE SCHOOL OF THE FUTURE
Since 2006
الصُفّہ
18 Glorious Years of Academic Excellence
Govt. Recognised
ASSUFFA International School
Assuffa Group
PRIMARY, HIGH SCHOOL & JR. COLLEGE
URDU MEDIUM (SEMI-ENGLISH)
Required Trained and experienced candidates with bright academic career, proficiency in co- curricular activities for the following posts...
For Primary School
Job Tittle : Asst. Incharge
Qualification : PG/Graduate + D.Ed / B.Ed
Posts : 01
Experience : Min. 1 year
Job Tittle : Mother Teacher
Qualification : Graduate + D.Ed / B.Ed
Posts : 10
Experience : Min. 1 year
For High School
Subjects : English-03, Science-02, Urdu-01, SST-01
Qualification : PG + B.Ed.
Experience : Min. 1 year
Job Tittle : Maid (Khala) 04 Posts
WE ARE HIRING! JOIN OUR TEAM
2024-25
Salary Range between 7000/- to 14000/-
Interested candidates must send CV before interview.
edujobs.nanded1@gmail.com
9146646222
9860642434, 9146646999 (between 11am to 4pm only)
Interview timing: 11am to 3pm (Monday to Thursday and Saturday)
ASSUFFA EDUCATIONAL CAMPUS, Galli No. 17, Tipu Sultan Road, Nr. Masjid Munawara, Nanded (M.S)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN
JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمٰن
BIS 916 Hallmark
زینت جیولرس
ZJ
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگری کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

CHANGE IN NAME

My Old Name is SYEDA AALIYA MADHAT which now I am changing as New Name SYEDA AALIYA MIDHAT Hence forth my all Correspondance will be done as per my new name Please consider the Same.

Sign By: SYEDA AALIYA MIDHAT R/o. Nomaniya Nagar Chaitanya Nager, Nanded.-431605

Mo.7709517467

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لیے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔